خالص الاعتقاد
از
مولانا احمد رضا خان صاحب
حسب الارشاد
سید محمد معصوم جیلانی
لاہور
نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مسئلۂ علمِ غیب میں اعلیحضرت مجددِ دین و ملت دام ظلہ الاقدس کا
ایک مبارک ارشاد مسمّٰے بنام تاریخی

خالِصُ الاعتقاد

جس میں ایک سو بیس عبارات ائمہ دین و علمائے معتمدین سے ان امور کا روشن ثبوت دیا کہ (۱) انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ و الثنا کو علوم غیب عطا ہوئے (۲) عرش تا فرش شرق تا غرب روزِ اول تا روزِ آخر کے کائنات اُن پر روشن کئے گئے (۳) آیات نفی سے یہ مراد (۴) تکفیر فقہا کا یہ مفاد (۵) وہابی افتراؤں کا رد (۶) منکرانِ علمِ غیب پر قرآن عظیم نے فتوائے کفر دیا (۷) اس کے جواب میں اسمٰعیل دہلوی و جناب گنگوہی صاحب وہابیہ نے علماء و اولیاء و ائمۂ اہلبیت و صحابہ و انبیاء و خود سید الانبیاء یہاں تک کہ خود حضرتِ کبریا کو کافر بنا دیا۔ مع تمہید
مسمّٰے بنام تاریخی

دِمَاحُ القَھَّارِ عَلٰی کُفْرِ الکُفَّار

جس میں دربارۂ غایۃ المامول وہابیہ کے مکر اور سیف النقی کی بیحیائیوں کا ذکر ہے جس نے کسی عاقل کے نزدیک وہابیہ کو قابل خطاب نہ رکھا۔

ملنے کا پتہ: نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

رماح القہار علی کفر الکفار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ھادی القلوب وافضل الصلوٰۃ والسلام علی النبی المطلع علی الغیوب المنزہ من جمیع النقائص وعلی الہٖ وصحبہ المطہرین من الذنوب القاہرین علی کل شقی مفتر کذوب صلوٰۃ وسلاما یتجدد ان بکل طلوع وغروب ۔ اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے اُن کا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریت شیطان اپنے وسوسے شوشے کچھ ڈالتی بھی ہے تو ہرگز اُس پر اعتماد نہیں کرتے کہ اُن کے رب نے فرمادیا ہے ان جاءکم فاسق بنبأ فتبیّنوا اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کچھ خبر لائے تو فوراً تحقیق کرلو بے تحقیق اعتبار نہ کر بیٹھو۔ پھر جب امر حق اپنی جھلک انہیں دکھاتا ہے فوراً اُن کا وہ حال ہوتا ہے جو اُن کے رب نے فرمایا والذین اتقوا اذا مسہم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا ھم مبصرون معاً ہوشیار ہوجاتے اور اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ ابلیس لعین کی ذریت نے جو پردہ ڈالنا چاہا تھا دھواں بن کر اُڑ جاتا اور آفتاب حق اپنی نورانی کرنوں سے شعاعیں ڈالتا چمک آتا ہے۔ وہابیہ خذلہم اللہ تعالےٰ نے جب اللہ واحد قہار اور اُس کے حبیب سید ابرار صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین وتکذیب اُس حد تک پہنچائی۔ کہ ابلیس لعین کی ہزارہا سال کی کمائی پر فوق لے گئی۔ ادھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے

اپنے بندہ عالم اہلسنت **مجدد دین وملت** دام ظلہم الاقدس کو اُن خبثا کی سرکوبی پر مقرر فرمایا۔ الحمد للہ سرکوبی بھی وہ فرمائی جس سے عرب و عجم گونج اُٹھے۔ اکابر علمائے کرام حرمین شریفین نے اُن شیاطین کے اقوال تکذیب و توہین پر اُن کو کافر مرتد زندیق ملحد لکھا اور صاف فرمادیا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ایسوں کے ان اقوال پر مطلع ہو کر اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے۔ کہ اُس نے اللہ عزوجل کی عزت، محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو ہلکا جانا۔ اُن کے بدگویوں کو کافر نہ مانا۔ الحمد للہ یہ مبارک فتوے مسمّٰی بہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ایسا بے نظیر مرتب ہوا جس نے وہابیت کے دلوں میں رعب قلعوں میں زلزلے ڈال دیئے۔ پھر نفیس و بے مثال تمہید ایمان بآیات قرآن اس محمدی خنجر پر اور الٰہی صیقل ہوئی جس نے خدا اور رسول کے دشنام دہندوں کے سب حیلے مٹادیئے۔ اور صاف صاف صرف قرآن عظیم کی آیتوں نے اُن پر حکم کفر لگا دیئے۔ کافروں کے پاس اس کے جواب کیا ہوتے اور بے توفیق الٰہی توبہ کیونکر کرتے۔ ناچار مکر و فریب، جھوٹ، کذب، تہمت، افترا، بہتان، گالیوں، ہذیانوں پر اُترے۔ جو عاجزوں کی پچھلی تدبیر ہے۔ خادمان سنت نے گالیوں سے اعراض اور اپنی ذات سے متعلق تہمتوں، افتراؤں سے بھی اغماض ہی کیا۔ باقی دھوکے بازیوں کے جواب ظفر الدین الجید و کین کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکان جانگداز و ضروری نوٹس دنیا زمانہ و کشف راز وغیرہا رسائل و اعلانات سے دیتے رہے۔ ان رسالوں، اشتہاروں کے جواب سے کفر پارٹی نے پھر ایک کان

گونگا ایک بہرا رکھا، اصلاً کسی بات کا جواب نہ دیا۔ اور اپنی ٹائیں ٹائیں سے باز بھی نہ آئی۔ جب دیکھا کہ یوں کام نہیں چلتا۔ بالآخر مرتا کیا نہ کرتا پارٹی نے **دو تدبیریں** وہ بے مثال سوچیں۔ کہ ابلیس لعین بھی عش عش کر گیا، کان ٹیک دیئے۔ اُن کے حسن پر غش کر گیا۔ **تدبیرِ اوّل** معارضہ بالمثل یعنی علمائے اسلام نے کفرِ پارٹی کے کفر پر حرمین طیبین کا فتوے شائع فرمایا۔ تمام اسلامی دُنیا میں کفرِ پارٹی ملعونہ پر تھو تھو ہو رہی ہے پارٹی کے رنگ فق ہوئے جگر شق ہوئے، دم اُلٹ گئے، کلیجے پھٹ گئے۔ مگر قہر قہار کا کیا جواب۔ اچھا اُس کا جواب نہیں ہو سکتا، تو لاؤ جاہلوں کے پھسلانے احمقوں کے بہکانے کو انوکھے افترا کے پاپڑ بیلیں۔ معارضہ بالمثل کا کھیل کھیلیں یعنی پارٹی نے تو **ضروریاتِ دین کا انکار** کیا ہے، اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا ہے۔ ختمِ نبوت کا بکھیڑا اُکھیڑا ہے، نئی نبوتوں کا راگ چھیڑا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے علم سے کہیں اپنے بزرگ ابلیس لعین کے علم کو بڑھایا ہے۔ کہیں پاگلوں، چوپایوں کے علم کو علمِ اقدس کے مثل بنایا ہے۔ شیطان لعین کو خدا کی خاص صفت میں شریک ٹھہرایا ہے۔ ان باتوں پر علمائے اسلام سے کفر و ارتداد کا حکم پایا ہے۔ دیکھو کسی فرعی اختلافی مسئلے میں عرب کے کسی مفتی کو ان علمائے کرام سے خلاف ہو تو اُس کے متعلق کچھ لکھوائیں اور اُس میں بھی گھنونی تہمتیں، گندے افترا اپنی طرف سے ملائیں۔ اور بایں ہمہ حکم من مانتا نہ ملے۔ تو حکم بھی جی سے نکال لیں۔ افترا کی مشین تو گھر میں چل رہی ہے، خانگی سانچے میں ڈھال لیں۔ بس نام کو کہیں ہوتے خلاف منی چاہئے۔ پھر کیا ہے ابلیس دے اور ذریت لے۔ سوچتے سوچتے ایک مسئلہ علمِ خمس کا ملا۔ جس میں مدینہ طیبہ کے شافعی

ف: مسلمانوں [illegible] دیکھو

المذہب مفتی برزنجی صاحب کو شبہ تھا۔ اور ایک اُنہیں کو کیا یہ مسئلہ پہلے سے علمائے امت میں مختلف رہا ہے۔ اکثر ظاہر بین جانب انکار رہے۔ اور اولیائے عظام اور اُن کے غلام علمائے کرام جانبِ اثبات و اقرار رہے۔ ایسے مسئلے میں کسی طرف تکفیر چہ معنے، تضلیل کیسی، تفسیق بھی نہیں ہوسکتی۔ **مسلمانو!** مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ضروریاتِ دین، اُن کا منکر بلکہ اُن میں ادنے شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے۔ ایسا کہ جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ دوّم ضروریات عقائد اہل سُنّت، ان کا منکر بد مذہب گمراہ ہوتا ہے۔ سوّم وہ مسائل کہ علمائے اہل سُنّت میں مختلف فیہ ہوں اُن میں کسی طرف تکفیر و تضلیل ممکن نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں کسی قول کو راجح جانے خواہ تحقیقاً یعنی دلیل سے، اُسے وہی مرجح نظر آیا، خواہ تقلیداً کہ اُسے اپنے نزدیک اکثر علما یا اپنے معتمد علیہم کا قول پایا۔ کبھی ایک ہی مسئلہ کی صورتوں میں یہ تینوں قسمیں موجود ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اللہ عزّ و جل کے لئے ید و عین کا مسئلہ۔ قال اللہ تعالٰے ید اللہ فوق ایدیہم و قال اللہ تعالٰے ولتصنع علٰے عینی۔ ید ہاتھ کو کہتے ہیں۔ عین آنکھ کو۔ اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ آنکھ ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے اللہ عزّ و جل کے لئے ہیں۔ وہ قطعاً کافر ہے۔ اللہ عزّ و جل کا ایسے ید و عین سے پاک ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ اور جو کہے کہ اُس کے ید و عین بھی ہیں تو جسم ہی مگر نہ مثل اجسام۔ بلکہ مشابہت اجسام سے پاک و منزّہ ہیں۔ وہ گمراہ بد دین۔ کہ اللہ عزّ و جل کا جسم و جسمانیات سے مطلقاً پاک و منزّہ ہونا ضروریات عقائد اہل سنت و جماعت سے ہے۔ اور جو کہے کہ

ف: مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کا مخالف کافر یا گمراہ دونوں نہیں۔

اللہ عزوجل کے لئے ید وعین ہیں کہ مطلقاً جسمیت سے بری و مبرا ہیں وہ اُس کی دو صفات قدیمہ ہیں جن کی حقیقت ہم نہیں جانتے ، نہ اُن میں تاویل کریں ، وہ قطعاً مسلم سنی صحیح العقیدہ ہے اگرچہ یہ عدم تاویل کا مسئلہ اہل سنت کا خلافیہ ہے ، متاخرین نے تاویل اختیار کی۔ پھر اس سے نہ یہ گمراہ ہوئے نہ وہ کہ اجراء علے الظاہر بمعنے مذکور کرتے ہیں جس کا حاصل صرف اتنا کہ اٰمنا بہ کل من عند ربنا۔ بعینہٖ یہی حالت مسئلۂ علم غیب کی ہے۔ اس میں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں (۱) اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے۔ بے اس کے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا۔ (۲) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔ف (۳) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم اَوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (۴) جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جس میں اُس کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابلیس کے لئے نہیں ہوسکتا جو ایسا مانے قطعاً کافر ملعون بندۂ ابلیس ہے (۵) زید و عمرو ہر بچے پاگل چوپائے کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے یہ سب مسائل ضروریات دین سے ہیں۔ اور ان کا منکر ان میں ادنٰے شک لانے والا قطعاً کافر یہ قسم اول ہوئی۔ (۶) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالٰے ببرکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علوم غیب ملتے ہیں۔ مگر بوساطت رسل علیہم الصلاۃ والسلام۔ معتزلہ خذلہم اللہ تعالٰے کہ صرف رسولوں کے لئے

ف: مسائل علم غیب کے اقسام و احکام

اطلاع غیب مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا علومِ غیب میں اصلاً حصّہ نہیں جانتے گمراہ و بدمذہب ہیں۔ (۷) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم کو غیوب خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا، جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا۔ ہزارہا احادیث متواترۃ المعنےٰ کا منکر اور بد مذہب خاسر ہے۔ یہ قسم دوم ہوئی۔ (۸) رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تعیین وقت قیامت کا بھی علم ملا۔ (۹) حضور کو بلا استثنا جمیع جزئیات خمس کا علم ہے۔ (۱۰) جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح بالجملہ روزِ اوّل سے روزِ آخر تک تمام ماکان و مایکون مندرجہ لوح محفوظ اور اُس سے بہت زائد کا علم ہے۔ جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس داخل اور دربارہ قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعیین وقت بھی درج لوح ہے۔ تو اُسے بھی شامل، ورنہ دونوں احتمال حاصل (۱۱) حضور پُر نور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حقیقت روح کا بھی علم ہے (۱۲) متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے۔ یہ پانچوں مسائل قسم سوم سے ہیں۔ کہ ان میں خود علماء و ائمۂ اہل سنّت مختلف رہے ہیں جس کا بیان بعونہٖ تعالیٰ عنقریب واضح ہوگا۔ ان میں مثبت و نافی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنےٰ ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہو سکتا۔ جبکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان رکھتا ہو۔ اور ان پانچ کا انکار اُس مرضِ قلب کی بنا پر نہ ہو جو دہابیہ قاتلہم اللہ تعالےٰ کے نجس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے فضائل سے جلتے اور جہاں تک بنے تنقیص و کمی کی راہ چلتے ہیں۔ فی قلوبہم مرض فزادھم اللہ مرضا ولاھل السنّۃ من اللہ

احمد رضا امین ۞ اب **وہابیہ کی مکاریاں** دیکھئے۔ اوّلاً جب انہیں معلوم ہوا کہ سرکار اعظم مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ کو باتباع اہل ظاہر بعض مسائل قسم سوم میں خلاف ہے خبثا کا اپنا خلاف تو مسائل قسم اوّل میں تھا انکار ضروریات دین و توہین حضور پر نور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کر کے خود انہیں مفتی شافعیہ و جملہ مفتیان کرام ہر دو حرم محترم کے روشن فتووں سے کافر مرتد مستحق لعنت ابد ٹھہر چکے تھے جھٹ سب سے ہلکی قسم سوم میں خلاف لا ڈالا۔ دو فائدے سوچ کر۔ ایک یہ کہ جب مسئلہ خود اہل سنت کا خلافیہ ہے، تو ادھر بھی عبارات علماء مل جائیں گی۔ ناواقفوں کے سامنے غل مچانے کی گنجائش تو ہو گی۔ دوسرے سب سے بڑا اجل یہ کہ مفتی صاحب سے کوئی تحریر ہاتھ آسکے گی۔ جسے بزورِ زبان و زورِ بہتان حسام الحرمین کا معارضہ ٹھہرا سکیں۔ اور گلے پھاڑ کر چیخنا شروع کیا کہ علم غیب میں مناظرہ کر لو۔ ہیے کی پھوٹوں سے کہئے کہ مسائل قسم اول تو اصل الاصول مسائل علم غیب ہیں خبیثو تم اُن کے منکر ہو کر باجماع علمائے حرمین شریفین کافر ٹھہر چکے ہو۔ انہیں چھوڑ کر سب سے ہلکے مسائل قسم سوم کی طرف کہاں رمے جاتے ہو جو خود ہم اہل سنت کے خلافیہ ہیں۔ پہلے مسلمان تو ہو لو۔ پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیڑو اُس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے۔ کہ کوئی ملعون معاذ اللہ اللہ عزوجل کے لئے ہمارے ہی سے ہاتھ پاؤں آنکھ کان گوشت پوست استخوان سے مرکب مانے۔ اور جب اہل اسلام اُس کی تکفیر کریں۔ تو یدٌ وعین میں مسئلۂ خلافیہ تاویل و تفویض میں بحث کی آڑ لے۔ اُس سے یہی کہا جائے گا۔ کہ

۞ ماثوم مجرم سزا یافتہ کو خدائے کیفر کردارش بکنارش نہاد ۔

ابلیس کے مسخرے تو صراحۃً اُس قدوس متعالی عز جلالہ کو اپنا سا جسم مان کر کافر ہو چکا ہے۔ تجھ سے اور اس مسئلہ خلافیۂ اہل سنت سے کیا علاقہ۔ دجال کے گدھے پہلے آدمی تو بن، مسلمان تو ہو۔ پھر تفویض و تاویل پوچھیو مسلمانو اِن خبثا کے علم غیب رٹنے کا یہ حاصل ہے تعساً لہم واضل اعمالہم۔ ثانیاً پیش خویش یہ منصوبے گانٹھ کر۔ ایک مقہور مخصوم آثم ماثوم[1] زنگی کافور موسوم کو (کہ مکہ معظمہ میں بعونہٖ اللہ تعالےٰ خائب خاسر و ذلیل و مخصوم ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ علمائے کرام حرم شریف نے اُس کا نام ہی بدل کر مخصوم رکھ دیا تھا) متعین کیا کہ مکہ معظمہ میں تو چھل ہیچ نہ چلا۔ مجدِّدِ دین و ملت کے انوارِ علم نے حرم شریف کے کوچے کو جگمگا دیا ہے۔ یہاں کے علمائے کرام بعون الملک العلام فریب میں نہ آئیں گے۔ سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ میں ہنوز الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ کا آفتاب طالع نہیں ہوا۔ اور مفتی شافعیہ کو خمس میں اشتباہ ہے۔ ہے ہی وہاں چل کھیلیں۔ مخصوم ماثوم ہے ذی ہوش سمجھا کہ اس قدر سے اپنے جگری چہیتوں کفر و ارتداد کی مصیبت بیتوں کے اندرونی گہرے زخم جانکاہ کا کیا مرہم ہو گا۔ کہ مسئلہ خود اہل سُنت کا خلافیہ ہے بڑھ سے بڑھ اتنا ہو گا کہ مفتی صاحب اپنا قول مختار لکھ دیں اور دوسرے قول کو خلاف تحقیق بتائیں۔ یہ تو ائمہ و علماء میں صحابہ کرام کے وقت سے آج تک برابر ہوتا آیا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ اس سے کیا کام چلے گا۔ لہٰذا اُس میں یہ نمک مرچ ملائے گئے۔ کہ اعلیحضرت مجدد دین و ملت نے اپنے رسالہ میں علم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو سوا علومِ ذات و

---

[1] ماثوم مجرم سزا یافتہ کو خدائے کیفر کردارش بکنارش نہاد ۱۲

صفات الٰہی کے جملہ معلومات الٰہیہ غیر متناہیہ بالفعل کو بتفصیل تام محیط ٹھہرایا۔ اور اس احاطہ میں علم الٰہی و علم نبوی میں صرف قدم و حدوث کا فرق بتایا ہے۔ مفتریوں پر کمال قہر الٰہی کا ثمرہ یہ نہ یہ من گھڑت باتیں رسالہ اعلیٰحضرت کی طرف نسبت کیں جس میں صراحتہً ان اباطیل کا روشن رد ہے جس کا ذکر بعونہ تعالےٰ عنقریب آتا ہے۔ رسالے میں اگر ان باتوں کی نسبت ہاں نہ کچھ نہ ہوتا۔ تو ان کا اس کی طرف منسوب کرنا سخت خبیث افترا تھا۔ نہ کہ رسالے میں بتصریح تام روشن و واضح طور پر جن باتوں کا رد ہو، انہیں کو اس کی طرف نسبت کر دیا جائے۔ اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی ملعون کہے قرآن عظیم میں عیسےٰ مسیح کو خدا لکھا ہے کہ ان اللہ ھو المسیح ابن مریم اس سے یہی کہا جائے گا کہ او ملعون مجنون ابلیس کے مفتون سوجھ کہ قرآن عظیم میں ایسا فرمایا ہے۔ یا اس کا رد ارشاد ہوا ہے کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیئاً ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعاً: بے شک کافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں تم فرماؤ کہ کس کو اللہ پر کچھ اختیار ہے اگر وہ مسیح ابن مریم اور اُن کی ماں اور تمام اہل زمین کو فنا کر دینا چاہے ؛ اعلیٰحضرت نے یہ مبارک رسالہ مکہ معظمہ میں تصنیف فرمایا۔ اکابر علمائے مکہ نے خواہشیں کر کے اس کی نقلیں لیں۔ اس رسالہ کی قسم اوّل جناب مفتی برزنجی صاحب نے پڑھوا کر سنی حاشا للہ ہزار ہزار حاش للہ زنہار معقول و مقبول نہیں۔ کہ معاذ اللہ خود حضرت ممدوح ایسے اخبث انجس افترائے ملعون تراشیں یا اُن کا تراشنا روا رکھیں۔ بلکہ ضرور ضرور

ان دل کے اندھوں نے اُس مقدس مفتی کی ظاہری نابینائی سے فائدہ اُٹھایا اور کوئی نہ کوئی کارروائی دھوکے فریب یا تحریف تصحیف کی عمل میں لائی گئی انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون[1] اپنے پرانوں المرجفون فی المدینۃ[2] کا ترکہ پایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ثالثاً خبثا نے کھایا بھی اور کال بھی نہ کٹا۔ حضرت مفتی صاحب نے ان افترائی اقوال پر بھی اتنا ہی حکم دیا کہ غلط اور تفسیر قرآن پر بے دلیل جرأت ہے۔ اشقیاء کے طائفہ بھر کی چھاتیاں پھٹ گئیں۔ کہ ہائے ہائے رسول کے شہر میں خدا کا قہر سر پر اوڑھا اور کچھ کام نہ چلا۔ اب رامپور، بریلی، دیوبند تھانہ بھون، انبہٹہ، گنگوہ، دہلی، پنجاب وغیرہا کے سب پنج عیب جڑ جڑا کر کمیٹیاں ہوئیں۔ اور رائے پاس ہولی۔ کہ ابلیسی مسخرو تم اور غم کرو۔ ارے افترا کی مشین تو تمہارے گھر میں چل رہی ہے۔ مجدد ملت پر افترا جوڑے تھے۔ حضرت مفتی صاحب پر جوڑتے ہوئے کیوں مرے جاتے ہو؟

بنا بران پہلے افترا میں وہ جو علوم ذات وصفات الٰہی کا استثنا رکھا تھا۔ اب اپنے ہی چھپے ہوئے رسالے **غایۃ المامول** سے اُسے بھی اوڑھا دیا۔ جناب **منور علی صاحب رامپوری** اینڈ کو جو اس رسالہ غایۃ المامول کے لانے والے چھاپنے والے ہیں **مسلمان سب سے پہلے انہیں کی دن دہاڑے چوڑی اور سر زوری ملاحظہ فرمائیں۔**

رسالے کے صفحہ ۳ پر مفتی صاحب کی طرف منسوب عبارت تو یہ چھاپی ذھب فیہا امی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ محیط بکل شی حتی المغیبات الخمس وانہ لایستثنی من ذالک الا العلم المتعلق بذات اللہ تعالیٰ

---

[1] افترا دی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے ۱۲ [2] مدینہ میں جھوٹ اُڑانے والے ۱۲

وصفاتہ جس میں علم متعلق بذات الٰہی وصفات الٰہی کا صریح استثنا موجود ہے۔ اور اس عبارت کے من گھڑت خلاصہ کا ترجمہ آخر کتاب میں یوں چھاپا "کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم بھی ایسا ہی محیط ہے جیسے اللہ تعالٰے کا اور آپ کے علم اور اللہ تعالٰے کے علم میں کوئی فرق نہیں سوا حدوث و قدم کے۔ ملاحظہ ہو کہ وہ علم ذات وصفات کا استثنا یک لخت اڑ گیا۔ اور بلا استثنا جمیع معلومات الٰہیہ کو علم نبوی محیط ماننے کا بہتان جڑ گیا۔ بیچیا بددین لوگ اکثر افترا گانٹھا کرتے ہیں۔ اس کا کچھ گلہ نہیں۔ مگر ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ؛ کا سماں اور ہی مزہ رکھتا ہے جس کتاب میں تحریف کریں اسی کے ساتھ اسی کی پشت پر چھاپ دیں۔ اور پھر سر بازار مسلمانوں کو آنکھیں دکھائیں۔ تف تف تف تف سے کیا ہوتا ہے۔ جب خدا کی لعنت ہی کا خوف نہیں پھرا۔ پھر اس چالبازی کی کیا شکایت کہ مفتی صاحب کی طرف عبارت تو یہ منسوب کی۔ العلمی علے رسالۃ ذھب فیہا جس کا صاف مفاد یہ کہ یہ مضمون اس رسالہ کا ہے۔ حالانکہ رسالہ میں اس کا صاف رد لکھا ہے۔ اور باطنی طائفہ نجدیت کے امام معصوم سفلی آسمان کذب وافترا کے پدر منور اس کا ترجمہ یوں گانٹھتے ہیں۔ اپنے دوسرے رسالہ علم غیب کی کچھ تو خبر دی اور اس کا یہ مدعا بیان کیا۔ یعنی یہ مدعا زبانی بیان میں نہ تھا۔ نہ کہ رسالہ میں تاکہ کوئی رسالہ کا تپانچہ دے کہ جھوٹ بکنے والا لوٹ دے کہ مقرر رسالہ میں یہ قول لکھا ہے یا اس کا رد کیا ہے پھر اس ننھی سی کتر بیونت کا کیا گلہ کہ مفتی صاحب کی طرف عبارت تو یہ منسوب کی فلم ال جھد فی بیان ان الایۃ المذکورۃ لاتدل علے مدعاہ

ف: [illegible]

لہ اسمٰعیل دہلوی نے صراط مستقیم اپنے پیر وغیرہ کو وحی آنا اور مثل انبیاء ان کا معصوم ہونا لکھا ہے

دلالۃ قطعیۃً جس کا صاف ترجمہ یہ ہے کہ میں نے اپنی چلتی اس بیان میں کمی نہ کی کہ آیت ان کے دعوے پر ایسی دلالت نہیں کرتی جو یقینی قطعی ہو۔ اب قصر وہابیت کے **منور محل** کا چمکتا ترجمہ سنئے۔ آیت مذکورہ تمہارے دعوے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کہاں نفی تیقن کہ یقینی طور پہ اثبات نہیں اور کہاں استحالہ کی دلیل ہو ہی نہیں سکتی۔ دو سطر کے ترجمہ میں یہ ڈھٹائیاں اور یہ اوروال گھاتیاں یہ دلیہ باتیاں اور پھر دین و دیانت کا دعویٰ برقرار ع چوں وضوئے محکم بی بی تمیز ٭ پھر یہ شرمیلی **جھانولی** تو خاص انعام دینے کے قابل۔ کہ اسی صفحہ ۲ پہ عبارت مفتی صاحب میں **قادیانی**۔ پھر طائفہ امیریہ **امیر حسن سہسوانی**۔ پھر طائفہ نذیریہ **نذیر حسین دہلوی**۔ پھر طائفہ قاسمیہ **قاسم نانوتوی**۔ پھر **رشید احمد گنگوہی**۔ پھر **اشرف علی تھانوی** یہ سارے کے سارے نام بنام مذکور تھے۔ اور ان سب پر جبکہ وہ اقوال ان کے ہوں۔ احکام کفر و ضلال مسطور تھے۔ تن وہابیت کی **منور جان** جو سرمائی نظروں سے اس کے ترجمہ پہ آئیں۔ تو یوں جھلک دے کر اوپ ہو جائیں۔ کہ ہندوستان میں کچھ لوگ گمراہ اور اہل کفر ہیں جو ایسا ایسا لکھتے ہیں۔ منجملہ اُن کے غلام احمد قادیانی وغیرہ وغیرہ۔ ملاحظہ ہو اپنے پانچوں کو کیا وغیرہ وغیرہ کے پردے میں بٹھایا وغیرہ کی خاک ڈال کر بلی کی طرح چھپایا ہے۔ غرض ؎

عیار ہو مکار ہو جو آج ہو تم ہو ٭ بندے ہو مگر خوف خدا رکھتے نہیں ؎

ارے بیباک کیا کہنا ہے تیری اس وغیرہ کا ٭ یہی پردہ ہے سارے بدانجام تھوتھرا کا

بریلی کے وہابیہ بھی انہیں حضرت کی چال پر پھول کر اپنی بتیاں والی تحریر سربازار تشہیر کرا بیٹھے۔ مسلمانوں نے **پانسو روپے انعام** کا اشتہار

٭ محمد علی کی شرمیلی جھانولی ف: غایۃ الامول میں جو گنگوہی تھانوی وغیرہ کو نام بنام کافر لکھا ہے کہ ان کا نام چھپایا ہے

دیا. اگر ایک ہفتہ میں اپنے افتراؤں کا ثبوت دے دیں. میعاد گزری اور
اس سے دو چند زمانہ گذرا اور پھر سہ چند تک نوبت پہنچی. مگر کسی مفتری کذاب
کے لب نہ کھلے فبھت الذی کفر واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین ٥
بیس روز بعد بعض بے حیا پردہ نشینوں نے کسی اپنے سعید کی فرضی آڑ
سے دیوبندی کمیٹیوں کا نتیجہ چھاپا. پہلے دو اندھیر تھے. تو اس میں افترا
بر افترا بر افتر بر افترا کے ڈھیر تھے. اور واقعی کوئی ملعون طائفہ اپنے
لعنتی افتراؤں کا ثبوت کہاں سے لائے. سوا اس کے کہ لعنتوں پر لعنت
غضبوں پر غضب اوڑھے. اس پر مسلمان نے العذاب البئیس علی
انجس حلائل ابلیس ان پر نازل کیا. وہ تین ہزار روپے کا اعلان دیا
اور ان کی مہلت تین ہفتے کر دی. اور بر سم شہادت ان کے الفاظ کی ٹوکری
در بھنگی وغیرہ سب کے ظاہر پیر تھانوی صاحب کے سر دھر دی. اگرچہ
برسوں کا تجربہ شاہد ہے. کہ وہ تین توڑے دیکھ کر بھی لب[1] نہ کھولیں گے.
ان کی مہر دہن جب ٹوٹے کہ کچھ گنجائش سوجھے. خیر ایک تدبیر تو کفر پارٹی کی
یہ تھی. دوسری تدبیر لعنت تخمیر اشد ملعونی کی بولتی تصویر فلاب شیطنت
کی بدر منیر ابلیس لعین کی بڑی ہمشیر اللہ و رسول پر حملہ کے لئے کفر پارٹی کی
ننگی شمشیر یعنی رسالہ ملعون و شقی ظلما مسمّی بیعنہ النفی ف اس خبیثہ
ملعونہ رسالہ نے وہ طرز اختیار کی. کہ وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ پر سے ۲۵ برس
کا قرضہ ایک دم میں اتروا دے. آستانہ علیہ منصوبہ سے ۲۵ سال کامل ہوئے
کہ وہابیہ کا رد اشاعت پا رہا ہے اور آج تک بفضل وہاب جل و علا
لاجواب رہا ہے. کسی گنگوہی، نانوتوی، انبہٹی، تھانوی، دیوبندی، دہلوی

[1] یہی واقع ہوا دس برس سے زیادہ گزرے تھانوی صاحب خاموش بحتہ ہوس.

ف: وہابیہ کی دوسری فلک ابلیس کی بدر منیر رسالہ شق بیت لنفی

امرتسری کو تاب نہ ہوئی کہ ایک حرف کا جواب لکھیں۔ اور جب مطالبۂ
جواب کتب کا نام آیا ہے۔ متکلمین طائفہ نے جو مناظرہ رٹ رہے ہیں وہ
وہ چک پھیریاں لیں، وہ وہ اڑان گھاٹیاں دکھائیں۔ جن کا بیان رسالہ
الاستمتاع بذوات القناع سے ظاہر۔ شریفہ ظریفہ رشیدہ رسیدہ نے اپنے
اقبال وسیع سے ان کے ادب رپ۔ نبیق کو ایسی فراخی حوصلہ کی سے سکھائی ہے
کہ چاہیں تو ایک ایک منٹ میں اپنے خصموں کی ایک ایک کتاب کا جواب
لکھ دیں۔ اور وہ بھی بے مثل دلاجواب لکھ دیں۔ یعنی خصم کا جو قول چاہیں
نقل کریں۔ اور اس کے مخالف جتنی عبارات چاہیں خصم کے آبا و اجداد
و مشائخ کی طرف سے گڑھ لیں۔ اور ان کی تصانیف کے نام بھی تراش لیں
ان کے مطبع بھی اپنے افترائی سانچے میں ڈھال لیں۔ اور سر بازار بکمالِ حیا
آنکھیں دکھلانے کو ہو جائیں کہ تم تو کہتے ہو۔ اور تمہارے والد ماجد اس کے
خلاف فلاں کتاب میں یوں فرماتے ہیں۔ تمہارے جد امجد کا فلاں کتاب میں
یہ ارشاد ہے۔ فلاں مشائخ کرام نے فلاں کتاب میں یوں فرما گئے ہیں۔ ان
کتابوں کے یہ یہ نام ہیں۔ فلاں فلاں مطبع میں چھپی ہیں۔ ان کے فلاں فلاں
صفحہ پہ یہ عبارات ہیں۔ کہیے اس سے بڑھ کر پکا، کامل ثبوت۔ اور کیا ہوگا
اور بعنایت الٰہی حقیقت دیکھیے۔ تو ان کتابوں کا اصلاً کہیں روئے زمین
پر نام و نشان نہیں۔ نری من گھڑت خیالی تراشیدہ خوابہائے پریشان جن کی
تعبیر قطعاً یہی کہ لعنۃ اللہ علی الکذبین مثلاً (۱) صفحہ ۳ پر ایک کتاب
بنام تحفۃ المقلدین اعلیحضرت کے والد ماجد قدس سرہ حضرت مولنا مولوی
محمد نقی علی خاں قدس سرہ العزیز کے نام سے گڑھی۔ اور بکمال بے حیائی
کہدیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتا پور صفحہ ۱۵ (۲) صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب

بنام ہدایۃ الاسلام اعلیٰحضرت کے جدامجد حضور پر نور سیدنا مولانا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام سے تراشی اور بکمال ملعونی کہدیا۔ کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۳۰ ۞ (۳) صفحہ ۱۱ اور صفحہ ۲۰ پر ہدایۃ البریہ مطبوعہ صبح صادق کے علاوہ ایک ہدایۃ البریہ مطبوعہ لاہور اعلیٰحضرت کے والد روح اللہ روحہٗ کے نام سے گڑھی۔ اور اپنی تراشیدہ عبارتیں اس کی طرف نسبت کردیں۔ کہ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں، صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں۔ اور سب محض بناوٹ (۴) صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام خزینۃ الاولیاء حضور اقدس انور حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام اقدس سے گڑھی۔ اور بکمال شقاوت کہدیا۔ کہ مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۵ ۞ (۵) صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب بنام تحفۃ المقلدین اعلیٰحضرت کے جدامجد نور اللہ تعالےٰ مرقدہٗ کے نام سے گڑھی۔ اور بکمال شیطنت کہدیا مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۲ ۞ (۶) صفحہ ۲۱ پر حضرت اقدس حضور سیدنا شاہ حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ملفوظات دل سے گڑھے۔ اور بکمال اہلبیت کہدیا کہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۷۔ اور خبیثہ شقیہ نے جو عبارت جی سے گڑھی، وہ ہوئی تو مکتوب ہوتی، نہ کہ ملفوظ۔ اور اس کے اخیر میں دستخط بھی گڑھ لئے، کتبہٗ شاہ حمزہ مارہروی عفی عنہ اللہ کی مہر کا اثر کہ اندھی خبیثہ کو ملفوظ و مکتوب کا فرق تک معلوم نہیں۔ اور دل سے گڑھنت کو آندھی

ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے (۷) ع قدم فسق پیشتر بہتر ۞ خبیثہ ملعونہ نے صفحہ ۱۴ پر ایک کتاب بنام مراۃ الحقیقۃ حضور انور واکرم غوث دو عالم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اسم مہر دالنور سے گڑھی اور اور بکمال بے ایمانی کہدیا۔ کہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸ ۞ (۸) صفحہ ۲۰ پر اعلیٰحضرت

کے والد ماجد عطر اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کی مُہر مبارک بھی دل سے گڑھ لی اور اس کی یہ صورت بنائی | نقی علی حنفی سنی ۱۳۰۱ | حالانکہ حضرت والا کی مہر اقدس یہ بھی جو بکثرت کتب پر شائع ہوئی ہے۔

۱۲۶۹ مولوی رضا علی خاں محمد نقی علی خاں۔ لہ

(۹) حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ کی وفات شریف ۱۲۹۷ھ میں واقع ہوئی خبیثہ نے مُہر کو سنہ ۱۳۰۱ھ لکھا۔ یعنی وصال شریف کے چار برس بعد مُہر کندہ ہوئی ؟ سچ ہے جب لعنت الٰہی کا استحقاق آتا ہے۔ آنکھ کان دل سب پٹ ہوجاتے ہیں (۱۰) تقویت الایمان پر سے اعتراضات بزور زبان اٹھانے کو صفحہ ۲۸ پر ایک تقویت الایمان میں نشان نہیں جب حالت یہ ہے تو اپنی طرف کی فرضی خیالی تصانیف گڑھ دینے کی کیا شکایت۔ محمد نقی اجمیری جو کوئی شخص اس کا مصنف ٹھہرایا ہے۔ غالباً یہ بھی خیالی گڑھا۔ یا کم از کم اسم فرضی ہے۔ ایک بزرگوار نے پہلے ایک اسی رنگ کا رسالہ حمایت اعلیٰحضرت میں لکھ کر یہاں چھاپنے کو بھیجا تھا جس میں مخالفانِ حضرت والا کے کلام ایسے ہی فرضی نقل کئے تھے۔ الحمد للہ اہل سنت ایسی ملعون باتیں کب پسند کریں۔ یہاں سے دھتکار دیا۔ تو مخالف ہوکر دامن وہابیوں کا پکڑا۔ اور ان کو یہ رسالہ سیف النقی بھیجا۔ جھوٹے معبود کے پجاری تو ایسوں کے بھوکے ہی تھے۔ باسم المعبود الکذاب اللئیم کہہ کر قبول کر لیا۔ اور اعلان چھپایا کہ

بندہ کی معرفت یہ رسالہ اشرف علی وغیرہ بزرگان کی جملہ تصانیف مل سکتی ہیں۔ راقم اصغر حسین مدرسہ دیوبند۔

مسلمان اپنی ہی عادت پر قیاس کرتا ہے۔ گمان تھا کہ وہ حضرات بے حیا سے بے حیا ہوں۔ پھر ایسی ہی سخت سے سخت ناپاک تر خبیث گندی گھنونی ابلیسی ملعون تحریر کا نام لیتے کچھ تو

شرما ئیں گے جس کی کمال بے حیائیوں، ڈھٹائیوں کی نظیر جہان بھر میں کہیں نہ پائیں گے۔ مگر واضح ہوا کہ وہاں بغضب الٰہی ایک حمام میں سب ننگے ہیں مدرسہ دیوبند ... اس کی اشاعت تو دیکھ ہی چکے۔ اب **دربھنگی صاحب کی حیا ملاحظہ ہو۔** ۱۴۔ ربیع الآخر شریف کو **جناب تھانوی صاحب** سے رجسٹری شدہ نوٹس میں استفسار فرمایا تھا۔ کہ کیا آپ مناظرہ کو آمادہ ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے دربھنگی صاحب کو اپنا وکیل مطلق کیا ہے؟ آج سوا مہینہ گذرا تھانوی صاحب کو تو حسب عادت جو سونگھ جاتا تھا سونگھ گیا۔ یادداشت شریف سونٹھ کی ناس سے اونگھتا ہی رہتا ہے اور بھی اونگھ گیا مگر ۲۰ ربیع الآخر شریف کو دربھنگی جی اچھلے۔ اور اپنی خصلت و نسبت کے موافق بہت کچھ کلمات ناپاک اور غلیظ اپنے دہن شریف سے اگلے۔ اور ایک ورق اپنے نصیبوں کی طرح سیاہ فرمایا جس کا حاصل صرف اس قدر کہ ہاں ہم تھانوی صاحب کے وکیل ہیں۔ کیا ہم نہیں کہتے کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ ہم نے بزرگوں کے سامنے کہہ دیا ہے۔ کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں ہاں ہاں اے لو۔ خدا کی قسم ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ تھانوی جی سے کیوں پوچھو۔ کہ تم نے وکیل کیا یا نہیں۔ ہم جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ چھا تھانوی جی نہیں بولتے کہ ہم ان کے وکیل ہیں۔ تو ان کے نہ بولنے سے کیا یہ مٹ جائے گا۔ کہ ہم تھانوی جی کے وکیل ہیں۔ ہم خود تو بول رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ تو گنگوہی کی آنکھوں کی قسم ہم تھانوی

[illegible] دربھنگی صاحب تھانوی صاحب وکیل بن بیٹھے [illegible] نوی صاحب سے پوچھے تو وہ نہیں بولتے۔ اس کا جواب یہی دربھنگی جی دیتے ہیں کہ ہاں ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ تھانوی کے ماننے نہ ماننے سے کیا ہے۔

کے وکیل ہیں. **مسلمانو**! خدارا انصاف! یہ صورتیں مناظرہ کرنے کی ہیں. اللہ و رسول کی جیسی عزت ان کی نگاہوں میں ہے طشت ازبام ہے. اسی پر تو عرب و عجم میں حل و حرم میں ان پر لعنتوں کا لام ہے. ہاں بعض دنیاوی عزتوں کا بھاری بوجھ ہے۔ کہ دفع الوقتی کو **دربھنگی** صاحب مغالطہ دہی کے لئے اپنے منہ آپ جتنا جہ **تھانوی** صاحب کے وکیل بن بیٹھے. اول روز سے تھانوی صاحب پر تمام رسائل و اعلانات میں یہی تقاضا سوار تھا. کہ خود مناظرہ میں آتے ہول کھاتے ہو. کھاؤ. اپنے مہر و دستخط سے کسی کو وکیل بناؤ. بارے اب خدا خدا کر کے وکالت کی بھنک سنی. تو اس کی تحقیقات حرام ہے. خود ساختہ وکیل صاحب کا جبروتی حکم ہے کہ جناب تھانوی صاحب کی مہر کیسی، دستخط کہاں کے. ان سے پوچھنا ہی بے ضابطہ ہے. ہم خود ہی جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں. اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے. تھانوی کو رجسٹری شدہ نوٹس پہنچا جس میں وکیل کرنے نہ کرنے کو ان سے پوچھا. وہ نہ بولے. لاکھ نہ بولیں. آں کے نہ بولنے سے کیا ہو. بس اتنا ہی نہ کہ یہ سمجھا گیا. کہ انہوں نے ہم دربھنگی صاحب کو وکیل ہرگز نہ کیا. پھر اس سے کیا ہوتا ہے. ہم خود جو فرما رہے ہیں. کہ ہاں ہم کو تھانوی جی نے وکیل کیا ہے. اس ہماری ہاں کے آگے تھانوی جی کے نلئے نوشتہ یا ہاتھ ہوئے یا مُال مثول یا اول فول یا قول فعل کسی حرکت کا اصلا اعتبار ہی کیا ہے. آپ نے نہیں سنا کہ ع گھر سے آیا ہے معتبر نائی **مسلمانو**! نہ فقط مسلمانو! جہان بھر کے ذرا سی بھی عقل و تمیز رکھنے والو کبھی اتنا مزہ کی وکالت کہیں سنی ہے؟ گویا اس پیرانہ سالی میں دیدہ بند یوں نے کھیر گھار کر دو گز اٹھا کیا سر پہ لپیٹ دی. گورنمنٹ لنگو میٹ نے دربھنگی

صاحب کے بیرسٹری کا بلّا لگا دیا۔ کہ مؤکل کے انکار اقرار کی کچھ حاجت نہیں۔ فقط ان کا فرمانا کافی ہے۔ یا وہ تمام دیوبندیوں خواہ خواص تھانوی صاحب کے گھر کی نام مختاری کا ڈپلومہ ان کے پرو دینا تھا جس کے بعد تو وکیل کی نسبت دریافت کرنا ہی بے ضابطگی ہے۔ **مسلمانو!** کیا وکالت یونہی ثابت ہوتی ہے۔ کیا اس سے درکنگی صاحب کی محض جھوٹی وکالت کا کیا جوانی بدلا نہ پھوٹ گیا۔ جناب تھانوی صاحب نے دبی زبان بھی اتنی ہانک نہ دی۔ کہ ہاں میں نے وکیل تو کیا ہے۔ کیا ایسے ہی تو مناظرہ کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ اللہ جناب تھانوی صاحب کی یہ گریز یہ فرار یہ ہول یہ خوف یہ سکوت یہ صموت اور اس پر اذناب کی یہ جانفشانی۔ اور پھر مناظرہ کا نام بدنام۔ ارے نامردی تو خدا نے دی ہے۔ مار مار تو کہتے جاؤ ازلی ذلت نصیبو انہیں چالوں پر علمائے اسلام کو تاکتے ہو۔ کہ خدا نے جو ذلت اور رسوائی آخری عمر میں آپ کی گردن کا طوق بنا دیا ہے۔ کیا ان ناپاک چالوں اور بے شرمی کے حیلوں سے ٹال سکتے ہیں۔ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے مصداق ہو کر عزت کی طلب فضول اور عبث ہے۔ ارے منافقو تمہارے اگلے تو اس سے بھی بڑھ کر کہہ گئے تھے لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل۔ پھر معلوم ہے اس پر قرآن عظیم نے کیا جواب دیا وللہ العزۃ ولرسولہ و المؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ عزت تو اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں وہ ملاعنہ ہمیشہ الٰہی عزت کو ذلت ہی تعبیر کرتے یا اندھے ابلیس کی اندھی نسلوں کو عزت کی ذلت نہیں

ف دربھنگی صاحب کے حسب ان پٹ کے شکستہ الفاظ اکابر طائفہ نجدیہ کی ذلت رسوائی ناپاک چالوں بے شرمیوں کا در پردہ اظہار

سوجھتی۔ اسی پر تو قرآن عظیم نے فرمایا قاتلھم اللہ انی یوفکون ٥ خدا انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ بوزرگ اگر آپ نے پایا، کیا جائے شکایت ہے واقعی جن کو اللہ عزوجل اوندھا کرے۔ ان کی اوندھی اوندھی مت میں اس سے بڑھ کر ناپاک۔ چال اور بے شرمی کا حیلہ کیا ہے۔ کہ زید سے پوچھا جاتے۔ عمرو جو اپنے آپ کو تیرا وکیل بتاتا ہے۔ کیا تو نے اُسے وکیل کیا ہے ؟ اور کمال پاک، چال اور بڑی شرمیلی حیلہ گری کیا ہے۔ کہ یہ ۳۵ سال ہنر ہیں کھا کر بعض دنیاوی رئیسوں کے دباؤ سے جب دم پر بنے۔ تو آپ ہی بے معنی خود وکیل بنے۔ جب فرضی مؤکل صاحب سے تصدیق طلب ہوئی کہ کیا آپ تم نے اسے وکیل کیا ؟ تو پھر یا مظہر العجائب جواب مع مجیب غائب۔ لب ادب تو کیا کہوں۔ اور اس سے بہتر کہہ ہی کیا سکوں جو قرآن عظیم فرما چکا کہ قاتلھم اللہ انی یوفکون ٥ خیر یہ تو مناظرہ دہلی کا خاتمہ تھا جو تھانوی صاحب کی کمال دہشت خواری بے تکان فراری یا دربھنگی بولوں میں اُن کی آخری عمر کی سخت ذلت و خواری پر ہوا۔ اور ہونا ہی چاہئے تھا کہ قرآن پاک فرما چکا تھا ان اللہ لایھدی القوم الفسقین اور صاف ارشاد کر دیا تھا قاتلھم اللہ انی یوفکون۔ یہاں کہنا یہ ہے کہ رسالہ ملعونہ خبیثہ مذکورہ کے تو تک آپ ملاحظہ فرما چکے اور حاشا وہ اس کے چہارم کو تک بھی نہیں۔ خیال تھا کہ دیوبندی مدرسہ سے اگرچہ اس کی اشاعت کا اعلان ہے۔ مگر کوئی دیوبندی ملانا ایسی ناپاک ملعونہ کو اپنی کہتے کچھ تو لے جائے گا۔ لیکن یہ خیال غلط نکلا۔ اب یہی دربھنگی صاحب نہیں نہیں بلکہ کچھ دنوں کے لئے ان کے منہ یہی تھانوی صاحب۔ ہاں۔ ہاں یہی سارے کے سارے دیوبندیوں کے مشکلکشا، مناظر، بیرسٹر، پلیڈر حادی جملہ اصول و نظائر اپنے اُسی خواری نامہ ۳۰۔ ربیع الآخر میں فرماتے

ہیں۔ تحریر میں بھی اب آپ کی حقیقت دیکھنی ہے۔ سیف النقی اور دین کا
ڈنکا تو طبع ہو چکا ہے۔ ملاحظہ سے گذرا ہوگا الشہاب الثاقب اور رجوم
تحت طبع ہونے والا ہے۔ وہ دیکھئے کس فخر کے ساتھ اس ملعونہ کا نام لیا ہے۔ اللہ اللہ
مسلمانو نہ صرف مسلمانوں دنیا بھر کے عاقلوں سے پوچھ دیکھو کہ کبھی کسی بے حیا
سی بے حیا ناپاک گھنونی سی گھنونی بے باک سی بے باک پاجی کمینی گندی قوم نے
اپنے خصم کے مقابل بے دھڑک ایسی حرکات کیں۔ آنکھیں میچ کر گندا منہ پھاڑ
کر ان پر فخر کئے۔ انہیں سر بازار شائع کیا۔ اور ان پر افتخار ہی نہیں۔ بلکہ سنتے ہیں
کہ ان میں کوئی نئی نویلی حیادار شرمیلی بانکی نکیلی میٹھی رسیلی اچپل البیلی چنچل
نبلی اجودھیا باشی آنکھ یہ تان لیتی اوسجی ہے۔ ع ناچنے ہی کو جو نکلے تو کہاں کی
گھونگھٹ ۔ اس فاحشہ آنکھ نے کوئی نیا غمزہ تراشا اور اس کا نام **شہاب
ثاقب** رکھا ہے۔ کہ خود اسی کے شیطان بے حیائی پر شہاب ثاقب ہے۔ اس
میں وہ حیا پریدہ گیسو بریدہ افتخار سے استناد استناد سے اعتماد تک بڑھی
ہے۔ کہیں تو اسی ملعونہ بظلم مسمات سیف النقی کا آنچل پکڑ کے سند لائی۔
اور اس کا بھی سہارا چھوڑ خود اپنی طرف سے وہی بے شری گائی۔ وہ تازہ غمزہ
یاروں تک پہنچا تو انشاء اللہ العزیز اس کی جدا خبر لی جائے گی۔ **مسلمانو** بلکہ
ہر مذہب کے عقلو کیا ایسوں نے کسی مخاطبہ کا محل رد گیا۔ کیا ان کا عجز لاکھ
آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوگیا۔ بد نصیبوں میں کچھ بھی سکت ہوتی۔ تو ایسی
ناپاک حرکت جس کی نظیر آریوں پادریوں ہندوؤں بت پرستوں کسی میں نہ
ملے ہرگز اختیار نہ کی جاتی۔ **ارے دم ہے** کسی تھانوی دربھنگی سرہنگی سربھنگی
انبہٹی دیوبندی نانوتوی گنگوہی امرتسری دہلوی جنگلی کوہی میں کہ ان من گڑھت
کتابوں، ان کے مصنفوں، ان کی عبارتوں کا ثبوت دے اور نہ دے سکے۔ تو

کسی علمی بحث یا انسانی بات میں کسی عاقل کے لگنے کے قابل اپنا مونھ بنا سکے

اسی کو تنک پہ یہ لپکا کہ کون مونھ لگے تیرے
جو تجھ سے بڑھ کے گندا بیہودہ پاجی مونھ لگے تیرے

بھلا یہ تو اصغر حسین جی دیوبندی و مرتضیٰ حسن جی در بھنگی و حسین احمد جی اجودھیا باشی کے تانگے تھے۔ خود پُرانے جہاں دیدہ گرم و سرد چشیدہ عالیجناب **تھانوی** صاحب کا چرخہ ملاحظہ ہو۔ اسی ذی القعدہ ۱۳۲۸ھ کی ۲۰ تاریخ کو اعلیحضرت مجدد دین و ملت نے **تھانوی** صاحب کا چرخہ ملاحظہ ہو۔ [illegible] بے دم ہے کسی وہابی بے دم میں، کے نام ایک معاوضہ عالیہ مسمّٰی بنام تاریخی **النجات اخیرہ** ۱۳۲۸ھ ارشاد فرمایا جس کے **تذکارات** نمبر ۹ میں ارشاد ہوا "بہ ہا ماکہ جب جواب بن ہی نہ پڑے، تو کیا کیجئے، کس گھر سے دیجئے، مگر والا جناب ایسی ایسی صورتوں میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا مونھ بند کرتے، معاملہ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انہیں لجاتے شرماتے۔ اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم از کم آپ کے سکوت نے انہیں شہ دی۔ یہاں تک کہ انہوں نے سیف النقی جیسی تحریر شائع کی جس کی نظیر آج تک کسی آریہ یا پادری سے بھی بن نہ پڑی۔" پھر **استفسارات** میں فرمایا: "آخر آپ بھی اللہ واحد قہار جل و علا کا نام تو لیتے ہیں، اُسی واحد قہار جبار کی شہادت سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپ کے یہاں کے علماء مناظرین کر رہے ہیں، صاف صریح آن کے عجز کامل اور نہایت گندے جاہلانہ بزدلی کی دلیل روشن ہیں یا نہیں۔ (۸) جو حضرات ایسی حرکات اور اتنی بے کلفی اختیار کریں چھپوائیں، بیچیں، بانٹیں، شائع و آشکار کریں، پیش کریں حوالہ دیں، افتخار کریں، امور مذکورہ کو روا رکھیں، ترک انسداد و انکار

کر بیرا. کسی عاقل کے نزدیک لائق خطاب ٹھہر سکتے ہیں یا صاف ظاہر ہو گیا کہ مناظرہ آخر ہو گیا (۹) آسی واحد قہار جل جلالہ کی شہادت سے یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے مدرسہ دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اس کی اشاعت کی آپ کو اطلاع تو نہ ہو، مگر اس میں آپ کے شورے آپ کی شرکت ہے یا نہیں۔ نہیں تو آپ کی رضا و رغبت ہے یا نہیں، نہیں تو آپ کو سکوت اور اس سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں" الخ۔ تھانوی صاحب حسب عادت خاموش و خود فراموش، غرض بات وہی ہے کہ ایک حمام میں سب ننگے ع۔ بے حیا باش آنچہ خواہی کن، خیر ایسوں کے موئنھ کہاں تک لگیں، اصل بات جس پر اس تمہید کا آغاز ہنا عرض کریں۔ کہ اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے، اُن کا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا۔ اگر ذریت شیطان وسوسے ڈالے، تو اُن پر اعتماد نہیں کرتے۔ پھر جب امر حق جھلک دکھاتا ہے۔ معاً ہوشیار ہو جاتے اور اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اس کی تصدیق والا حضرت بالا درجت معلٰے برکت **حضرت سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ** حسینی زیدی واسطی مارہری دامت برکاتہم کا واقعہ نفیسہ ہے۔ حضرت والا اجلہ سادات عظام و صاحبزادگان سرکار مارہرہ مطہرہ تلامذہ اعلیحضرت تاج الفحول محب الرسول مولٰنا مولوی حافظ حاج **شاہ محمد عبد القادر صاحب** قادری عثمانی بدایونی قدس سرہٗ الشریف سے ہیں لکھنؤ اپنے بعض اعزہ کے معالجہ کو تشریف لائے تھے۔ شیاطین غراب خوار دیوبندیہ کی غرابیں تو ہندوستان میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلی ہیں۔ حضرت جھوائی ٹولہ میں فروکش تھے دروازہ کے قریب ایک شب کچھ دیوبندی غرابوں کی آپس میں یہ ذکر

کرتے سنا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے قائل ہو گئے ہیں اور یہ عقیدہ کفر کا ہے۔ اور حسب عادت افترا و تہمت بک رہے تھے۔ حضرت کو بہت ناگوار ہوا۔ مگر اللہ اکبر اُدھر رب عز وجل کا ارشاد کہ ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا۔ جب کوئی فاسق تمہارے پاس کچھ خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لو۔ اُدھر حضرت میں دین متین کی حرارت۔ صبح ہی اعلیٰحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کے نام والا نامہ تحریر فرمایا جس کے ہاشمی تیور یہاں تک تھے۔ کہ بہر نوع مجھ کو اپنی تسکین کی ضرورت ہے اگر آپ سے ممکن ہو تو فرما دیجئے۔ حتیٰ کہ ارشاد فرمایا تھا۔ اگر اس میرے عریضہ کا جواب شافی آپ نہ دیں گے تو یہ عقیدہ علمِ غیب کا مجھ کو اپنا تبدیل کرنا پڑے گا۔ اعلیٰحضرت مجدد دین وملت نے فوراً یہ خط جو اس وقت بنام **خالص الاعتقاد** آپ کے پیش نظر ہے حضرت والا کو رجسٹری بھیجا۔ اور اس کے ساتھ انباء المصطفےٰ حسام الحرمین وتمہید ایمان وبطش غیب وظفر الدین الطیب وغیرہا بھی ارسال کیے۔ الحمد للہ کہ اسی آیہ کریمہ کا ظہور ہوا کہ تذکروا فاذاھم مبصرون۔ تقوے والوں پر شیطان کچھ وسوسہ ڈالے تو وہ معاً ہوشیار ہو جاتے اور اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اس خط ورسائل کو تمام وکمال تین ہفتہ میں ملاحظہ فرما کر حضرت والا نے یہ دو گرامی نامے اعلیٰحضرت کو ارسال فرمائے:۔

نامہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین ونصلی ونسلم علے نبیہ الکریم

لہ اب تک ان صاحبوں نے بھی کروٹ نہ لی وہ تو سب کو ایک ہی مرض الموت لاحق ہے۔ ۱۲

حضرت مولٰنا و بالفضل اولٰنا دام ظلہم و برکاتہم و عمرھم

از احقر سید حسین حیدر بعد تسلیم نیاز عرض خدمت عالی اینکہ نوازش نامہ عالی عز صدار لایا۔ معزز فرمایا۔ او تعالیٰ ذات والا کو بایں تجدید و تاسیس دین متین سلامت رکھے۔ اس صدی کے مجدد اللہ تعالیٰ نے ہمارے سب کے واسطے ذات عالی کو بھیجا ہے۔ رسائل عنایت فرمودہ جناب میں نے حرف بحرف پڑھے اور تمام دن انہیں کے مطالعہ میں گذرتا ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ میں جو کچھ میں نے وقتاً فوقتاً آپ کی زبان سے سنا تھا۔ اسی حبل متین کو مضبوط پکڑے ہوئے تھا۔ اب اس تقریر والا نے تو میری اس عقیدہ کو ایسا فولاد کر دیا ہے کہ جس کا بیان نہیں۔ فتوے انباء المصطفےٰ نے بوجہ اپنی طبع کے مجھ کو کوئی فائدہ نہیں دیا۔ اور نہ اس تحریر کے بعد مجھ کو حاجت رہی۔ نسخۂ تمہید ایمان کو دیکھ کر میں اپنی مسرت کا حال کیا عرض کروں۔ علمائے حرمین شریفین نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ مشتے نمونہ خروار ہے۔ اور میرا یہی عقیدہ ہے اخوت اسلامی و رشتۂ خاندانی سے قطع نظر کر کے ابتداء سے میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ اب ہندوستان و عرب میں آپ کا مثل نہیں ہے۔ اور یہ امر بلا مبالغہ مرے دل میں راسخ ہو گیا ہے۔ وہ لوگ جن سے اس بات میں مجھ سے گفتگو ہوئی تھی ابھی تک مجھ کو نہیں ملے ہیں۔ اب وہ ملیں، تو اُن کو رسالہ حرمین طیبین دکھاؤں اور جواب لوں۔ میں نے دیوان نعت برادرم حسن رضا خاں صاحب مرحوم کو لکھا مرحوم مجھ سے وعدہ فرما گئے تھے کہ بعد طبع تجھ کو ضرور بھیجوں گا، او تعالیٰ اُن کو اپنی آغوش رحمت میں رکھے۔ مورخہ ۷۔ ربیع الثانی یوم دوشنبہ رسائل مطبوعہ جدید مجھ کو ضرور مع دیوان بھیجدیں۔ آج کل اُن سے دل بہلتا ہے۔

ؔ مراد آباد کی طبع دوم کا بست ناقص چھپا تھا کر پڑھنے میں دقت تھی۔ ۱۲

مکرر دیکھنے مطالعہ میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ وسلامت رکھے۔
زیادہ نیاز فقط احقر [illegible] لکھنؤ جھوائی ٹولہ مکان حکیم حسن رضا مرحوم
اِس مدت میں رسائل کین کش پنجہ پیچ وبارش سنگی وپیکانِ جانگداز
بھی بفضلہ تعالیٰ طیار ہو گئے۔ کہ حسب الحکم مع دیوان نعت شریف مصنّفہ
حضرت مولٰنا مولوی حاجی حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روانہ
خدمت حضرت والا کئے گئے۔ اُدھر اِس مدّت میں حضرت والا کو وہ مخالفین
بھی مل گئے جن کو یہ الٰہی تلواریں دکھا کر حضرت نے پسپا کیا۔ اور یہ دوسرا نامہ
نامی احضا فرمایا،

نامۂ دوم

حضرت مولٰنا وبالفضل والمجد اولٰنا مدظلہم وبرکاتہم علے سائر المسلمین
بعد تسلیم نیاز آنکہ پولندہ دیوان نعت شریف مع رسائل عطیۂ حضور پہنچے
اللہ آپ کو زندہ رکھے جن لوگوں سے مجھ سے گفتگو ہوئی تھی وہ انہیں مرتضیٰ
حسن دربھنگی کے اتباع میں ہیں۔ بارش سنگی واشتہارات میں نے سب
سُنائے اُس پر بڑا تعجب ظاہر کیا۔ مَیں نے کہا کہ مولٰنا صاحب نے مناظرہ
سے انکار نہ فرمایا۔ بلکہ ان شرائط پر مباحثہ ومناظرہ تمام طائفہ سے فرمایا۔
اشتہارات وغیرہ دیکھ کر کہا کہ یہ اُن تک پہنچے نہیں۔ ورنہ وہ ایسے نہ تھے
کہ رسالہ کا جواب فوری نہ دیتے۔ مَیں نے عرض کیا کہ یہ تو یہ انا سمجھا ہوا
سچ ہے کہ ڈاک لٹ گئی۔ اس پر کہا کہ اب ہم تحریر کرتے ہیں رسائل کا نام وغیرہ
جو جواب آوے گا آپ کو مطلع کریں گے۔ پھر کہا کہ مولوی صاحب کو لازم نہ تھا
کہ علمائے دین کی تکفیر کرتے۔ قلم ان کا بہت تیز ہے۔ میں نے کہا کہ یہ قوم اعدائے

لہ اب تک ان صاحبوں نے بھی کروٹ نہ لی وہ تو سب کو ایک ہی مرض الموت لاحق ہے ۱۲

اللہ پر جہاد کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اب تلوار نہیں رہی، تو خدائے تعالےٰ نے
وہی کاٹ چھانٹ ان کے قلم کو عطا فرمادی ہے۔ اثنائے ذکر میں یہ بھی کہا۔
کہ مولوی رشید احمد صاحب کے ایک شاگرد کے مقابلہ میں مولوی صاحب
کا سارا عرب دشمن ہوگیا۔ اگر وہاں سے چلے نہ آتے، تو بڑی مشکل پڑتی۔
مَیں نے کہا یہ ہی ایک فقرہ آپ نے سچا فرمایا ہے۔ آپ کے مضمون کی شہادت
جو علمائے حرمین نے دی ہے وہ میرے پاس ہے۔ اُسے دیکھ لیجئے۔ کیسا
کیسا بڑا لکھا۔ مگر اس طرح کہ کوئی فقرہ آپ نکال لائیں۔ تو میں مانوں۔ جب
عبارات مَیں نے پڑھنا شروع کیں۔ اور اُن عیاداروں کا رنگ متغیر ہونا
شروع ہُوا، مَیں لاحول پڑھ کر اُٹھ کھڑا ہُوا فقط ۲۹-۴-۱۰

مسلمانو اِحضرات کی عیاریاں، مکاریاں، حیاداریاں ملاحظہ
کیں، حضرت والا سید صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی طرح جس بندہ کو خدا
عقل وایمان وانصاف دے گا، وہ اِن مکاروں اَبلیس شعاروں پر لاحول
ہی پڑھ کر اُٹھے گا۔ اب بعونہ تعالےٰ خالص الاعتقاد مطالعہ کیجئے۔ اور اپنے
ایمان ویقین ومحبت وغلامیٔ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
تازگی دیجئے والحمد للہ رب العالمین وافضل الصلاۃ واکمل السلام
علٰے سیدنا ومولٰنا محمّد واٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین:
اٰمین ؛

سید عبدالرحمٰن غفرلہٗ

خَالِصُ الْاِعْتِقَادْ

۱۳۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

بشرف ملاحظہ عالیہ حضرت والا درجت بالا منزلت عظیم البرکۃ حضرت مولٰنا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ۔ بعد تسلیم وآداب خادمانہ عارض (۱) حضرت والا کو معلوم ہو گا کہ وہابیہ گنگوہ ودیوبند ونانوتہ وتھانہ بھون ودہلی وسہسوان خذلہم اللہ تعالٰے نے اللہ عزوعلا وحضور پرنور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثنا کی شان میں کیا کیا کلمات ملعونہ بکے لکھے چھاپے۔ جن پر عامہ علمائے عرب وہند نے اُن کی تکفیر کی۔ کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان وخلاصہ فوائد فتاوے حاضر خدمت ہیں۔ زیادہ نہ ہو تو صرف دو رسالہ اولین تمہید ایمان وخلاصہ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں۔ کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہے (۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا اور رسول جل وعلا وصلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو حالت اضطراب وپیچ وتاب ہے بیان سے باہر ہے۔ دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیختے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے، پرچوں، اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے، سو سو پہلو سے بحث بدلتے، اِدھر اُدھر پلٹے کھاتے ہیں۔ مگر اصل مبحث کا جواب دینا درکنار اُس کا نام لیتے ہول کھاتے ہیں۔ بدگویوں میں مرتضی حسن چاندپوری دیوبندی اور اُن کے یار غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی غل مچانے، بحثیں بدلنے۔ گالیاں چھاپنے کے لئے منتخب

کئے گئے ہیں جن کے عل پر پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے اُن کو پہنچے ہوئے ہیں اُن سب کا بھی جواب غائب اور چیخ بدستور یہ تمام حال حضرت والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب و اشتہار ضروری نوٹس و اشتہار نیاز مانہ کے ملاحظہ سے واضح ہو گا۔ سب مرسل خدمت ہیں اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کین کیش، پنجہ پیچ و رسالہ بارش سنگی و رسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہو گی۔ یہ سب زیر طبع ہیں بعد طبع بعونہ تعالٰی اُن سے کہدونگا کہ ارسال خدمت اقدس کریں (۴) اب چند امور ضروری مختصراً عرض کردں کہ بعونہ تعالٰی اظہار حق و ابطال باطل کو بس ہوں۔

امر اوّل

ان چالوں کے علاوہ خدا و رسول جل وعلا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویوں نے ادھر یہ مکر گانٹھا کہ کسی طرح مجارحنہ بالقلب کیجیئے یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں۔ اس کے لئے مسئلہ علم غیب میں افترا چھانٹنے شروع کئے۔ کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم ذاتی بے عطائے الٰہی مانتا ہے۔ کبھی یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم علم الٰہی سے مساوی جانتا ہے۔ صرف قدم و حدوث کا فرق کرتا ہے۔ کبھی یہ کہ باستثنائے ذات و صفات الٰہی باقی تمام معلومات الٰہیہ کو حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم محیط بتاتا ہے کبھی یہ کہ امور غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پُر نور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم بتفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ اللہ واحد قہار دیکھ رہا ہے۔ کہ یہ سب اُن اشقیا کا افترا ہے۔ سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کونسا جملہ

فقیر کے کس رسالے، کس فتوے، کس تحریر میں ہے قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ہ فاذلم یاتوا بالشہداء فاولٰئك عند اللّٰہ ھم الکذبون ہ انما یفتری الکذب الذین لا یومنون ہ یہی بہتانات لوگوں کے سامنے بیان کر کے اُن کو پریشان کرتے ہیں اُن کا پریشان ہو ناحق بجانب ہے۔ اس پر اگر کوئی عالم مخالفت کرے، تو ضرور اسے لائق و مناسب ہے۔ مفتریان کذاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے استفتا کرتے، تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد و ابطال میں کرتا۔ فقیر نے مکہ معظمہ میں جو رسالہ الدّولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیۃ اس باب میں تصنیف کیا جس کی متعدد نقول علمائے کرام مکہ نے لیں۔ اُس میں ان تمام خرافات کا رد صریح موجود ہے۔ ان اباطیل کل یا بعض پر جو عالم مخالفت کرے یا رد لکھے۔ وہ رد و خلاف حقیقۃً انہیں ملعون افتراؤں پر عائد ہوگا نہ اس پر جو ان اکاذیب سے بحمد اللہ تعالےٰ ایسا ہی بری ہے۔ جیسے وہ مفتریان کذاب دین و حیا سے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ہ حضرت والا کو حق سبحانہ وتعالےٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اگر براہ کرم قدیم و لطف عمیم یہاں تشریف فرما ہو کر خادم نوازی کریں، تو اصل رسالہ جس پر مولٰنا تاج الدین الیاس و مولٰنا عثمان بن عبد السلام مفتیان مدینہ منورہ کی اصل تقریظات اُن کی مہری دستخطی موجود ہیں نظر انور سے گزاروں گا۔ فی الحال اُس کی دو چار عبارات عرض کرتا ہوں جن سے روشن ہو جائے گا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ باطل و پادر ہوا ہیں جس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی بدباطن کہے۔ اہل سنّت کا مذہب صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر تبرّا اور صدیقہ طاہرہ پر بہتان اٹھانا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ میرے رسالہ

کی نظر اول میں ہے العلم الذاتی مختص بالمولیٰ سبحنہٗ وتعالیٰ لایمکن
لغیرہ ومن اثبت شیئًا منہ ولو ادنی من ادنیٰ من ذرۃ
لاحد من العلمین فقد کفر واشرک علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص
ہے۔ اُس کے غیر کے لئے محال ہے۔ جو اُس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ
سے کمتر سے کمتر غیر خدا کے لئے مانے وہ یقیناً کافر ومشرک ہے۔ اُسی میں
ہے اللاتناھی الکمی مخصوص بعلم اللہ تعالیٰ غیر متناہی بالفعل کو شامل
ہونا صرف علم الٰہی کے لئے ہے۔ اُسی میں ہے احاطۃ احد من الخلق
معلومات اللہ تعالیٰ علیٰ جھۃ التفصیل التام محال شرعاً وعقلاً
بل لو جمع علوم جمیع العلمین اولاً واٰخرًا لما کانت لہ نسبۃ ما اصلاً
الی علوم اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ حتی کنسبۃ حصۃ من الف الف
حصص قطرۃ الی الف الف بحر کسی مخلوق کا معلومات الٰہیہ کو بتفصیل
تام محیط ہو جانا شرع سے بھی محال ہے۔ اور عقل سے بھی۔ بلکہ اگر تمام اہل عالم
اگلے پچھلوں سب کے جملہ علوم جمع کئے جائیں، تو اُن کو علوم الٰہیہ سے وہ
نسبت نہ ہوگی۔ جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ
سمندروں سے۔ اُسی کی نظر ثانی میں ہے ظہر وبھر مما تقرر ان شبہۃ
مساواۃ علوم المخلوقین طرا اجمعین لعلم رب العلمین ملحانۃ
لتخطر ببال المسلمین۔ ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہو گیا کہ تمام مخلوق
کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہ اس قابل نہیں۔
کہ مسلمان کے دل میں اُس کا خطرہ گزرے۔ اُسی میں ہے قد اقمنا الدلائل
القاھرۃ علی ان احاطۃ علم المخلوق بجمیع المعلومات الالھیۃ محال
قطعاً عقلاً وسمعاً ہم قاہر دلیلیں قائم کر چکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات

الٰہیہ کو محیط ہونا عقل و شرح دونوں کی رُد سے یقیناً محال ہے۔ اُسیؔ کی نظر ثالث میں ہے العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللہ تعالیٰ وما للعباد الامطلق العلم العطائی علم ذاتی اور علم بالاستیعاب، محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں۔ بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔ اُسیؔ کی نظیر خامس میں ہے لا نقول بمساواۃ علم اللہ تعالیٰ ولا بحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالیٰ ایضا الا البعض ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں، نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں۔ اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع میرا مختصر فتوےٰ ابناء المصطفےٰ بمبئی ومراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوکر شائع ہوا۔ ایک نسخہ اس کا کہ رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے۔ اور اللہ کے یہاں اُس کا حساب

امر دوم

انہیں عبارات سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ علم غیب کا خاصہ حضرت عزت ہونا بیشک حق ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ اور اس سے مراد وہی علم ذاتی و علم محیط ہے کہ وہی باری عزوجل کے لئے ثابت۔ اور اس سے مخصوص ہیں۔ علم عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو۔ علم غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع بعض سے ناواقف ہو اللہ عزوجل کے

ف بندوں کو علم غیب عطا ہونے کی سندیں اور آیت نفی کی مراد۔

سلہ پھر بار چہارم و پنجم بریلی میں طبع ہوا۔ اس کے بعد اب تک کئی ایڈیشن ہوئے ۱۲

لئے ہو ہی نہیں سکتا اُس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے۔ اور اللہ عزوجل کی عطا سے علوم غیب غیر محیط کا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو ملنا بھی قطعاً حق ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ رب[۱] عزوجل فرماتا ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے چن لیتا ہے۔ اور فرماتا ہے[۲] عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور فرماتا[۳] ہے وما ھو علی الغیب بضنین۔ یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔ اور فرماتا ہے[۴] ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک اے نبی یہ غیب کی باتیں ہم تم کو مخفی طور پر بتاتے ہیں۔ جبھی[۵] کہ مسلمانوں کو فرماتا ہے یؤمنون بالغیب غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شے کا اصلا علم ہی نہ ہو۔ اُس پر ایمان لانا کیونکر ممکن لاجرم۔ تفسیر کبیر[۶] میں ہے لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب مالنا علیہ دلیل یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس غیب کا علم ہے۔ جس پر ہمارے لئے دلیل ہے۔ نسیم الریاض[۷] میں ہے لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا ہے۔ فقیر نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کہا تھا۔ یہ ائمہ وعلماء جو اپنے لئے مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کونسا حکم جڑیں امام[۸] شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ اکبر[۹] سے نقل فرماتے ہیں لا المجتہدین القدم الراسخ فی علم الغیب علم غیب میں ائمہ مجتہدین

کے لئے مضبوط قدم ہے۔ مولنا علی قاری (کہ مخالفین براہِ نافہمی اس مسئلہ
میں اُن سے سند لاتے ہیں) مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں کتاب عقائد[۱۱]
تالیف حضرت شیخ ابو عبداللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں۔ یعتقد
ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم
الغیب۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پاکر صفت روحانی تک پہنچتا
ہے۔ اُس وقت اُسے علم غیب حاصل ہوتا ہے۔ یہی[۱۲] علی قاری مرقاۃ میں اُسی
کتاب عقائد سے ناقل یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی لہ
الغیب وغیب الغیب لو۔ ایمان کی قوت بڑھ کر بندہ حقائق اشیاء
پر مطلع ہوتا ہے۔ اور اُس پر غیب نہ صرف غیب بلکہ غیب کا غیب روشن ہو
جاتا ہے۔ یہی[۱۳] علی قاری اُسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں الناس ینقسم الی فطن
یدرک الغائب کالمشاھد وھم الانبیاء والی من الغائب علیھم
متابعۃ الحس والوھم فقط وھم اکثر الخلائق فلا بد لھم من
معلم یکشف لھم المغیبات وماھو الا النبی المبعوث لھذا
الامر۔ آدمی دو قسم ہیں ایک وہ زیرک کہ غیب کو شہادت کی طرح جانتے ہیں
اور یہ انبیاء ہیں۔ دوسرے وہ جن پر صرف حس و وہم کی پیروی غالب ہے اکثر
مخلوق اسی قسم کی ہے تو اُن کو ایک بتانے والے کی ضرورت ہے جو اُن پر
غیبوں کو کھول دے اور وہ بتانے والا نہیں مگر نبی کہ خود اس کام کے لئے
بھیجا جاتا ہے۔ یہی[۱۴] علی قاری شرح فقہ اکبر میں حضرت[۱۵] ابو سلیمان
دارانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ناقل الفراسۃ مکاشفۃ النفس و
معاینۃ الغیب وھی من مقامات الایمان فراست مومن جس کا ذکر
حدیث میں ارشاد ہوا ہے "وہ روح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ

ایمان کے مقاموں سے ایک مقام ہے امام[16] ابن حجر مکی کتاب الاعلام۔
پھر علامہ[17] شامی سل الحسام میں فرماتے ہیں الخواص یجوزان یعلموا
الغیب فی قضیۃ او قضایا کما وقع لکثیر منہم واشتہر جائز ہے کہ
اولیاء کو کسی واقعے یا وقائع میں علم غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت سے
کو واقع ہوا اور مشتہر ہوا تفسیر[18] معالم و تفسیر[19] خازن میں زیر قولہ تعالٰی
وماھو علی الغیب بضنین ہے یقول انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم یعنی اللہ عزوجل
فرماتا ہے میرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمہیں
بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔ تفسیر[20]
بیضاوی زیر قولہ تعالٰی وعلمنہ من لدنا علما ہے ای مما یختص
بنا ولا یعلم الا بتوقیفنا وھو علم الغیوب یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے
وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے نہیں معلوم ہوتا
وہ علم غیب ہم نے خضر کو عطا فرمایا۔ تفسیر[21] ابن جریر میں حضرت سیدنا
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے قال انک
لن تستطیع معی صبرا وکان رجلا یعلم علم الغیب قد علم ذلک خضر
علیہ الصلاۃ والسلام نے موسٰی علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا آپ میرے
ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے خضر علم غیب جانتے تھے انہیں علم غیب دیا گیا تھا
اسی[22] میں ہے عبداللہ ابن عباس نے فرمایا خضر علیہ الصلاۃ والسلام
نے کہا لم تحط من علم الغیب بما اعلم یعنی علم غیب میں جتنا میں جانتا ہوں آپ کا علم
اسے محیط نہیں۔ امام[23] قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔
النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب نبوت کے یہی معنی ہیں کہ غیب کا جاننا

اُسی[۲۴] میں نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا النبوۃ ماخوذۃ من النباء وھو الخبر ای ان اللہ تعالیٰ اطلعہ علیٰ غیبہ حضور کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالے نے حضور اپنے غیب کا علم دیا۔ اُسی[۲۵] میں ہے قد اشتھر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین اصحابہ بالاطلاع علے الغیوب بے شک صحابہ کرام میں یہ مشہور و معروف تھا کہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔ اُسی[۲۶] کی شرح زرقانی میں ہے اصحابہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جازمون باطلاعہ علے الغیب۔ صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔ علی[۲۷] قاری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں علمہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حاو لفنون العلم الیٰ ان قال ومنھا علمہ بالامور الغیبیۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم اقسام علوم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے۔ تفسیر[۲۸] امام طبری میں اور تفسیر در منثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم وغیرہ ائمہ حدیث سیدنا امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے انہ قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا ومایدریہ بالغیب یعنی کسی کا ناقہ گم ہو گیا تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک منافق بولا کہ محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں

سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ یہ آیت مخالفین پر کیسی آفت ہے **وہابیہ پر غضبوں کی ترقیاں**۔ اُن پر **پہلا غضب** ائمہ کے اقوال تھے۔ کہ دریا سے قطرہ عرض کئے اُن پر تو یہیں تک تھا کہ یہ سب ائمہ دین ان مخالفان دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں **دوسرا غضب** اُس سے زیادہ آفت اُس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ **عبداللہ ابن عباس** خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے علم غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں **تیسرا غضب** اُس سے عظیم تر اشد آفت مواہب شریف اور زرقانی کی عبارات میں تھی کہ نہ صرف عبداللہ بن عباس بلکہ **عام صحابہ کرام** رضی اللہ تعالےٰ عنہم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان لا کر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں **چوتھا غضب** اُس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر **علیہ الصلاۃ والسلام** کہ نبی ہیں خود اپنے علم غیب بتا کر معاذ اللہ (خاک بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں۔ **پانچواں غضب** اُس سے بھی انتہا درجہ کی حد سے گزری ہوئی آفت کہ سیدنا **موسےٰ کلیم اللہ** علیہ الصلاۃ والسلام کہ اجماعاً قطعاً یقیناً ہمارا اللہ کے رسول و نبی اور اولو العزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں۔ خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے خود اُن سے کہا کہ مجھے علم غیب ہے جو آپ کو نہیں۔ اور موسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا۔ کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اجرت لئے سیدھی کر دینے پر

وہ اعتراض کہ باوصف وعدہ صبر نہ ہو سکا۔ اور وہابی شریعت کی رو سے موٹھ بھر کلمۂ کفر سنا اور شربت کا سا گھونٹ پی کر چپ رہنے۔ خیر ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کہاوتوں سے علاج تھا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔ نہ حضرت خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے لئے علم غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے۔ کرنا کس نے ڈبوئی خواجہ خضر نے ابن عباس و عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب جانا تو کسی نہ بن دریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند لعنۃ اللہ علی الظالمین مگر چھپا غضب دھر کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھادی پورا قہر اس آیۂ کریمہ اور اس کی شان نزول نے توڑا۔ یہاں عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے وہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتا ہے، وہ کلمہ گوئی کر کے مرتد ہوتا ہے۔ افسوس کہ یہاں اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ ؎

ما زیاراں چشم یاری داشتیم ٭ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

بھلا جس خدا کی توحید بنی رکھنے کے لئے نبی سے بگاڑی، رسولوں سے بگاڑی سب کے علم پر دولتی جھاڑی، غضب ہے کہ وہی خدا وہابیہ کو چھوڑ کر رسول کا ہو جائے، الٹا وہابیہ پر حکم کفر لگائے۔ سچ ہے اب کسی سے دوستی کا دھرم نہ رہا۔ معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتویٰ مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ٭

امر سوم مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے

فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا بہرا کر دیا، انہیں حق نہیں سوجھتا۔ مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں۔ علم یقیناً اُن صفات میں ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے۔ تو ذاتی وعطائی کی طرف اُس کا انقسام یقینی۔ یونہی محیط وغیر محیط کی تقسیم بدیہی۔ ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اول ہے۔ یعنی علم ذاتی وعلم محیط حقیقی تو آیات واحادیث واقوال علماء جن میں دوسرے کے لئے اثبات علم غیب سے انکار ہے، اُن میں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہا کہ حکم تکفیر کرتے ہیں، انہیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ آخر بنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفت خاصہ دوسرے کے لئے ثابت کی۔ اب یہ دیکھ لیجئے کہ خدا کے لئے علم ذاتی خاص ہے یا عطائی۔ حاشا للہ علم عطائی خدا کے ساتھ خاص ہونا درکنار، خدا کے لئے محال قطعی ہے کہ دوسرے کے دئیے سے اُسے علم حاصل ہو۔ پھر خدا کے لئے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط۔ حاشا للہ علم محیط خدا کے لئے محال قطعی ہے جس میں بعض معلومات مجہول رہیں۔ تو علم عطائی غیر محیط حقیقی غیر خدا کے لئے ثابت کرنا خدا کی صفت خاصہ ثابت کرنا کیونکر ہوا۔ تکفیر فقہاء اگر اس طرف ناظر ہو تو معنے یہ ٹھہریں گے کہ دیکھو تم غیر خدا کے لئے وہ صفت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہو سکتی۔ لہذا کافر ہو یعنی وہ صفت غیر کے لئے ثابت کرنی چاہیئے تھی جو خاص خدا کی صفت ہے۔ کیا کوئی احمق سا احمق ایسا اخبث جنون گوارا کر سکتا ہے ولکن النجدیۃ قوم لا یعقلون امام ابن حجر مکی[۲۵] فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں وماذکرناہ فی الاٰیۃ صرح بہ النووی رحمۃ اللہ تعالٰی فی فتاواہ فقال معناھا لا یعلم ذالک استقلالًا وعلم احاطۃ بکل المعلومات

ف: تکفیر فقہا کے معنی یقینی حق کا غیر محتمل نہیں

فائدہ ۲۰، آئمہ کی تصریحات کہ علم غیب کس معنی پر اللہ کے لئے خاص ہے

۳۰ اللہ تعالیٰ یعنی ہم نے جو آیات کی تفسیر کی اما[۳۰] نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے فتاوی میں اس کی تصریح کی، فرماتے ہیں آیت کے معنے یہ ہیں کہ غیب کا ایسا علم صرف خدا کو ہے جو بذاتِ خود ہو۔ اور جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہو۔

۳۱ نیز شرح ہمزیہ[۳۱] میں فرماتے ہیں انه تعالیٰ اختص به لکن من حیث الاحاطة فلا ینافی اطلاع اللہ تعالیٰ لبعض خواصه علے کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یعلمهن الا اللہ غیب اللہ کے لئے خاص ہے مگر بمعنے احاطہ تو اس کے منافی نہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے غیبوں کا علم دیا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کو نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

۳۲ تفسیر کبیر[۳۲] میں ہے قوله ولا اعلم الغیب یدل علے اعترافه بانه غیر عالم بکل المعلومات یعنی آیت میں جو نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ تم فرما دو میں غیب نہیں جانتا اس کے یہ معنے ہیں کہ میرا علم جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو حاوی نہیں۔

۳۳ امام[۳۳] قاضی عیاض شفا شریف اور علامہ شہاب[۳۴] الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں (هذه المعجزة) فی اطلاعه صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی الغیب (معلومة علے القطع) بحیث لا یمکن انکارها او التردد فیها لاحد من العقلاء (لکثرة رواتها واتفاق معانیها علی الاطلاع علی الغیب) وهذا لا ینافی الاٰیات الدالة علے انه لا یعلم الغیب الا اللہ وقوله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمه من غیر واسطة واما اطلاعه صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم علیه باعلام اللہ تعالیٰ له فامر متحقق لقوله تعالیٰ فلا یظهر

علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول. رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے. جس میں کسی عاقل کو انکار یا
تردد کی گنجائش نہیں. کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں. اور اُن سب سے
بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت ہے. اور یہ اُن آیتوں کے کچھ منافی نہیں
جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت خیر جمع
کر لیتا اس لئے کہ آیتوں میں نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو. اور
اللہ تعالےٰ کے بتائے سے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو
قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ نے غیب پر کسی کو مسلط نہیں سوا اپنے
پسندیدہ رسول کے. **تفسیر نیشاپوری**[۳۵] میں ہے لا اعلم الغیب تکون
فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ الا اللہ آیت کے
یہ معنے ہیں کہ علم غیب جو بذات خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے **تفسیر**[۳۶]
انموذج جلیل میں ہے معناہ لا یعلم الغیب بلا دلیل الا اللہ او
بلا تعلیم الا اللہ او جمیع الغیب الا اللہ آیت کے یہ معنے ہیں کہ غیب کو
بلا دلیل و بلا تعلیم جاننا یا جمیع غیب کو محیط ہونا یہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص
ہے. **جامع الفصولین**[۳۷] میں ہے یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی
ہو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام او المنفی ہو المجزوم بہ لا
المظنون ویؤیدہ قولہ تعالیٰ اتجعل فیہا من یفسد فیہا الآیۃ لانہ
غیب اخبر بہ الملئکۃ ظنا منہم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر
لو ادعاہ مستقلا لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع
من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الآیۃ لما مرہ من التوفیق

یعنی فقہاء نے دعوئے علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہوسکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُن میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ فقہاء نے اِس کی نفی کی ہے کہ کسی کے لئے بذاتِ خود علم غیب مانا جائے خدا کے بتائے سے علم غیب کی نفی نہ کی یا لنفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی۔ اور اس کی تائید یہ آیۂ کریمہ کرتی ہے کہ فرشتوں نے عرض کی کیا تو زمین میں ایسوں کو خلیفہ کرے گا جو اس میں فساد و خونریزی کریں گے۔ ملائکہ غیب کی خبر بولے مگر ظناً یا خدا کے بتائے سے، تو تکفیر اس پر چاہیئے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علم غیب ملنے کا دعوے کرے، نہ یوں کہ براہ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا کے بتائے سے ایسا علم غیب آیت کے کچھ منافی نہیں۔ **رد المحتار**[۳۸] میں امام صاحب ھدایہ کی **مختارات النوازل**[۳۹] سے ہے لوادعی علم الغیب بنفسہ یکفر اگر بذاتِ خود علم غیب حاصل کرلینے کا دعوے کرے تو کافر ہے۔ **اُسی میں ہے**[۴۰]

قال فی التتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لایکفر لان الاشیاء تعرض علٰی روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالٰی عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدا الامن ارتضٰی من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علٰی بعض المغیبات وردوا علی المعتزلۃ المستدلین بھذہ الاٰیۃ علٰی نفیھا **تاتارخانیہ**[۴۱] میں ہے **فتاوی حجہ**[۴۲] میں ہے **ملتقط**[۴۳] میں فرمایا کہ جس نے اللہ و رسول کو گواہ کرکے نکاح کیا کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اشیاء نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر عرض کی جاتی ہیں۔ اور بے شک رسولوں کو

۳۸
۳۹
۴۰
۴۱، ۴۲، ۴۳

بعض علم غیب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر
کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ علامہ شامی نے فرمایا کہ
بلکہ ائمہ اہل سنت نے کتب عقائد[۴۴] میں ذکر فرمایا کہ بعض غیبوں کا علم ہونا
اولیاء کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے کہ اس آیت کو اولیائے کرام سے اس
کی نفی پر دلیل قرار دیا۔ ہمارے ائمہ نے اس کا رد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیۂ کریمہ
اولیاء سے بھی مطلقاً علم غیب کی نفی نہیں فرماتی تفسیر غرائب[۴۵] القرآن
ورغائب الفرقان میں ہے لم ینف الا الدرایة من قبل نفسه وما نفی
الدرایة من قبل الوحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات
سے جاننے کی نفی فرمائی ہے، خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی۔
تفسیر جمل[۴۶] شرح جلالین و تفسیر خازن[۴۷] میں ہے المعنی لا اعلم الغیب
الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ علیہ آیت میں جو ارشاد ہوا کہ تم فرما دو میں غیب
نہیں جانتا اس کے معنے یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتلائے نہیں جانتا تفسیر[۴۸]
عنایة القاضی میں ہے لا اعلم الغیب مالم یوح الی ولم ینصب
علیه دلیل آیت کے یہ معنے ہیں کہ جب تک وحی یا کوئی دلیل قائم نہ ہو مجھے
بذاتِ خود غیب کا علم نہیں ہوتا۔ اسی[۴۹] میں ہے وعندہ مفاتح الغیب وجه
اختصاصها به تعالیٰ انه لا یعلمها کما هی ابتداء الا هو یہ جو آیت
میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اس کے سوا انہیں کوئی
نہیں جانتا۔ اس خصوصیت کے یہ معنے ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت
دوسرے پر نہیں کھلتی۔ تفسیر علامہ[۵۰] نیشاپوری میں ہے (قل لا اقول لکم)
لم یقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وهی العلم
بحقائق الاشیاء وماهیاتها عنده صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

باستجابته دعاءہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ ارنا الاشیاء کما هی ولکنه یکلم الناس علے قدر عقولهم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم هذا مع انه قال صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم علمت ماکان و ما یکون اھ مختصراً یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی فرمادو کہ مَیں تم سے کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں۔ بلکہ یہ فرمایا کہ مَیں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں۔ تاکہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس ہیں۔ مگر حضور لوگوں سے اُن کی سمجھ کے قابل باتیں بیان فرماتے ہیں اور وہ خزانے کیا ہیں۔ تمام اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا علم حضور نے اس کے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی۔ پھر فرمایا اور مَیں غیب نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے۔ ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں کہ مجھے ماکان و مایکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے انتہی۔ الحمد للہ اس آیۃ کریمہ کی کہ فرمادو میں غیب نہیں جانتا۔ ایک تفسیر وہ تھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطہ جمیع غیوب کی نفی ہے نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں۔ دوسری وہ تھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہے نہ یہ کہ بتانے سے بھی مجھے علم غیب نہیں۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے۔ اس لئے کہ اے کافر تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان و مایکون کا علم ملا ہے والحمد للہ رب العلمین ۵

امر چہارم یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ

ہے (۱) بلاشبہ غیر خدا کے لئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین سے ہے اور منکر کافر (۲) بلاشبہ غیر خدا کا علم معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا۔ مساوی درکنار۔ تمام اولین و آخرین و انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب کے علوم مل کر علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے۔ بخلاف علوم الٰہیہ کہ غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش و شرق و غرب و جملہ کائنات از روز اوّل تا روز آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں۔ کہ عرش و فرش دو حدیں ہیں، شرق و غرب دو حدیں ہیں روز اول و روز آخر دو حدیں ہیں۔ اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔ بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا۔ تو جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہم مساوات (۳) یونہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے سے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے۔ یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے (۴) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیاء تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔ مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

کی عظمت وکس دل سے گوارا ہو. اُنھوں[1] نے (۱) صاف کہدیا کہ حضور کو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں (۲) وہ اور تو اور خود اپنے خاتمہ کا بھی حال نہ جانتے (۳) ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ خدا کے بتائے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم اُن کے لئے مانے جب بھی مشرک ہے (۴) اُس پر یہ قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں اور ابلیس لعین کے لئے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں (۵) اُس پر عذر یہ کہ ابلیس کی وسعت علم نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے. (۶) پھر ستم قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لئے خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لئے اُس کے ماننے پر جھٹ حکم شرک جڑ دیا یعنی خدا کی خاص صفت ابلیس کے لئے تو ثابت ہے وہ تو خدا کا شریک ہے مگر حضور کے لئے ثابت کرو تو مشرک ہو (۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہدیا کہ جیسا علم غیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اصل بحث ان کلمات ملعونہ کی ہے. خبثا کا واکاٹ کر اس سے بچتے اور علم کے خاص و غیر خاص ہونے کی بحث محض بے علاقہ لے دوڑتے ہیں. کہ علم غیب کو آیات و احادیث نے خاص بخدا بتایا ہے. فقہا نے دوسرے کے لئے اُس کے اثبات کو کفر کہا ہے. اس کا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی و محیط حقیقی ہے غیر کے لئے اُسی کے اثبات کو فقہا کفر کہتے ہیں. علم عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لئے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کی صفت خاصہ ہو. یہ علم نے نہ غیر خدا کے لئے مانا. نہ

---

[1] (۱) گنگوہی (۲) وہابی دہلوی (۳) امام الوہابیہ (۴ و ۵ و ۶) گنگوہی (۷) اشرفعلی تھانوی ۱۲

وہ نصوص و اقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرات سے پوچھئے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہا علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ انہیں ہم پر پیش کرتے ہو ان کو ہمارے دعوے سے کیا منافات ہوئی اور اگر اسے بھی شامل ہیں۔ تو اب بتائیے کہ **گنگوہی** صاحب آپ ابلیس کے جو علم محیط زمین اور **تھانوی** صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے جو علم غیب کے قائل ہیں آیا ان کے لئے علم ذاتی محیط حقیقی مانتے ہیں یا اس کا غیر بر تقدیر اول قطعاً کافر ہو۔ بر تقدیر ثانی بھی خود تمہارے ہی موںھ سے وہ آیات وہ احادیث و اقوال فقہا تم پر وارد اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر و مرتد۔ اب کہئے مفر کدھر۔ ہاں مفر وہی ہے کہ ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علم غیب رکھتے ہیں آیات و احادیث و اقوال فقہا ان کے لئے نہیں وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نفی علم کے لئے ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین

امر پنجم

فضل محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے منکروں کو جہنم میں جانے دیجئے۔ تتمہ کلام استماع فرمائیے۔ ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علما میں اختلاف ہوا کہ بے شمار علوم غیب جو مولیٰ عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ آیا وہ روز اول سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات و احادیث کا مفاد ہے یا ان میں تخصیص ہے۔ بہت اہل ظاہر جانب خصوص گئے۔ کسی نے کہا متشابہات کا کسی نے خمس کا، کثیر نے کہا ساعت کا اور عام علمائے باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علمائے ظاہر نے آیت و احادیث کو ان کے عموم پر رکھا

ماکان و مایکون بمعنے مذکور میں از آنجا کہ غایت میں دخول وخروج دونوں متحمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں۔ بہرحال یہ مجموعہ بھی علوم الٰہیہ سے ایک بعض خفیف بلکہ انباء المصطفٰے حاضر ہے۔ میں نے قصیدہ بردہ شریف اور اس کی شرح ملا علی قاری سے ثابت کیا ہے کہ علم الٰہی تو علم الٰہی جو غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے یہ مجموعہ ماکان و مایکون کا علم علوم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے۔ پھر علم الٰہی غیر متناہی کے آگے اس کی کیا گنتی۔ اللہ کی قدر نہ جاننے والے اسی کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات ٹھہراتے ہیں ماقدروا اللّٰہ حق قدرہٖ اور واقعی جب اُن کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن دینے پر خدائی آگئی تو ماکان و مایکون تو بڑی چیز ہے۔ خیر اُنہیں جانے دیجئے۔ یہ خاص مسئلہ جس طرح ہمارے علمائے اہل سنت میں دائر ہے مسائل خلافیہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے مثل ہے کہ اصلاً محل ولوم نہیں۔ ہاں ہمارا مختار قول اخیر ہے جو عام عرفائے کرام و بکثرت اعلام کا مسلک ہے۔ اس بارہ میں بعض آیات و احادیث و اقوال ائمہ حضرت کو فقیر کے رسالہ[1] انباء المصطفٰے میں ملیں گے اور اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان و مایکون وغیرہ رسائل فقیر میں۔ بحمد اللہ تعالیٰ کثیر و وافر ہیں اور اقوال اولیائے کرام و علمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے۔ کہ اُن کے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار۔ یہاں بطور نمونہ صرف بعض اشارات ائمہ پر اقتصار وما توفیقی الا باللّٰہ العزیز الغفار۔ حدیث صحیح جامع ترمذی وغیرہ جس میں نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا فتجلی لی کل شیء۔ وعرفت ہر چیز

---

[1] دیکھو اس کی تقویۃ الایمان

مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔ اور فرمایا مافی السموٰت والارض
۵۱ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ **شیخ محقق** مولنا عبدالحق
محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے
ہیں "دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا بود عبارت ست از حصول تمامہ
۵۲ علوم جزئی وکلی واحاطۂ آں" امام **محمد** بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض
کرتے ہیں ؎

فان من جودك الدنيا وضرتها ٭ ومن علومك علم اللوح والقلم

یارسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصّہ ہیں اور لوح و
قلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون ہے) حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے
۵۳ **علامہ علی قاری** اس کی شرح میں فرماتے ہیں کون علمهما من علومه صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات والجزئيات و
حقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات و
علمهما انما يكون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور حلمه ثم
مع هذا هو من بركة وجوده صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوح وقلم کا
علم علوم نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لئے ہے کہ حضور
کے علم انواع انواع ہیں کلیات، جزئیات، حقائق و دقائق، عوارف،
معارف کہ ذات وصفات الٰہی سے متعلق ہیں اھ۔ لوح وقلم کا علم تو حضور
کے مکتوب علم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے۔ پھر
باایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے تو ہے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔
۵۴ **ام القریٰ** شریف میں ہے وسع العالمين علما وحلما حضور کا علم وحلم
۵۵ تمام جہان کو محیط ہے امام **ابن حجر مکی** اس کی شرح میں فرماتے ہیں لان

اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاوّلین والاٰخرین ما کان وما یکون اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو تمام عالم پر اطلاع دی. تو سب اوّلین وآخرین کا علم حضور کو ملا جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا۔
نسیم الریاض[56] میں ہے ذکر العراقی فی شرح المھذب انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن اٰدم علیہ الصلاۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم اٰدم الاسماء۔ امام[57] عراقی شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر عرض کی گئی تو حضور نے اُن سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے۔ اسی لئے امام بوصیری مدحیہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں ؎ لک ذات العلوم من عالم الغیب ومنھا لاٰدم الاسماء عالم غیب سے حضور کے لئے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے نام۔ امام[59] ابن حاج مکی مدخل اور امام[60] احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمھم اللہ تعالیٰ ان الزائر یشعر نفسہ بانہ واقف بین یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما ھو فی حیاتہ اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذالک عندہ جلی لا خفاء بہ. بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کر دے کہ وہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیات ظاہری میں، اس لئے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں

اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور اُن کی حالتوں اور نیتوں، ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلا پوشیدگی نہیں"۔ نیز **مواہب**[۶۱] شریف میں ہے لاشك ان الله تعالیٰ قد اطلعه علی ازید من ذالك والقی علیه علوم الاولین والاٰخرین کچھ شک نہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا فرمایا **امام قاضی**[۶۲] پھر علامہ **قاری**[۶۳] پھر علامہ **مناوی**[۶۴] تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں النفوس القدسیة اذا تجردت عن العلائق البدنیة اتصلت بالملأ الاعلیٰ ولم یبق لها حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاهد پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں ملاء اعلیٰ سے مل جاتی ہیں اور اُن کے لئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سُنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں۔ ملا علی قاری[۶۵] **شرح شفا** شریف میں فرماتے ہیں ان روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حاضرة فی بیوت اهل الاسلام نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے **مدارج النبوۃ**[۶۶] شریف میں ہے ہرچہ در دنیا ست از زمان آدم تا اوان نفخهٔ اولی بر وی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردید یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔ نیز[۶۷] فرماتے ہیں قدس سرہ هو بکل شئ علیم وے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا ست بہمہ چیز از شیونات ذات احکام الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق

۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷

کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلھا ومن التحیات
اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں فاض ۶۸
علی من جنابہ المقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد
من خیزہ الی خیز القدس فیتجلی لہ کل شئ کما اخبر عن ھذا المشھد
فی قصۃ المعراج المنامی مجھ پر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی
بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ کیونکر اپنی جگہ سے مقام مقدس تک ترقی
کرتا ہے کہ ہر شے اُس پر روشن ہوجاتی ہے جیسا کہ قصۂ معراج کے واقعہ
میں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی نیز
اُسی میں ہے العارف یتجذب الی حیز الحق فیصیر عند اللہ فیتجلی ۶۹
لہ کل شئ عارف مقام حق تک کھینچ کر بارگاہِ قرب میں ہوتا ہے۔ تو
ہر چیز اُس پر روشن ہوجاتی ہے۔ اُسی میں ولی فرد کے خصائص سے لکھا ۷۰
کہ وہ تمام نشاۂ عنصری جسمانی پر مستولی ہوتا ہے۔ پھر لکھا کہ یہ استیلا انبیاء علیہم
الصلاۃ والسلام میں تو ظاہر ہے واما فی غیرھم فمناصب وراثۃ الانبیاء
کالمجددیۃ والقطبیۃ وظہور آثارھا واحکامھا والبلوغ الی حقیقۃ
کل علم وحال رہے غیر انبیاء ان میں وراثت کے منصب ہیں۔ جیسے مجدد
وقطب ہونا اور ان کے آثار واحکام کا ظاہر ہونا اور علم وحال کی حقیقت کو
پہنچ جانا۔ اُسی میں تقریر مذکور وتفصیل رقائق فرد کے بعد ہے بعد ذالک ۷۱
کلہ جبلت نفسہ نفسا قدسیۃ لا یشغلھا شان عن شان ولا
یاتی علیہ حال من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ الا و
ھو خبیر بھا الان وانما الاتی تفصیل لاجمال اور اس سب کے بعد
بات یہ ہے کہ فرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے

ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنے یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے) اور اب سے لے کر اُس وقت تک کہ وہ سب سے جُدا ہو کر مرکز عام سے جا ملے یعنی وقت وفات تک جو کچھ حال اُس پر آنے والا ہے اُس سب کی اُس وقت اُسے خبر ہے" وہ جو آتے کا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا **امام قاضی عیاض** شفا شریف میں فرماتے ہیں ھذا مع انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایکتب ولکنہ اوتی علم کل شیٔ حتی قد وردت اٰثار بمعرفتہ حروف الخط وحسن تصویرھا کقولہ لاتمد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رواہ ابن شعبان من طریق ابن عباس وقولہ الحدیث الاٰخر الذی یروی عن معویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یکتب بین یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لہ الق الدواۃ وحرف القلم واقم الباء وفرق السین ولا تعور المیم وحسن اللہ ومد الرحمٰن وجود الرحیم یعنی حالانکہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا یہاں تک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ کشش سے نہ لکھو (سین میں دندانے ہوں نری کشش نہ ہو) دوسری حدیث (مسند الفردوس میں) امیر معویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہوئی۔ کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے۔ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو۔

اور قلم پر ترچھا قط دو اور بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو اور س کے دندانے جدا رکھو اور میم اندھا نہ کردو (اُس کے چشمے کی سپیدی کھلی رہے) اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمٰن میں کشش ہو (رحمٰن[1] یا رحمٰن[2] یا رحمٰن[3] یا رحمٰن[4]) اور لفظ رحیم اچھا لکھو۔ امام شعرانی قدس سرہٗ کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درۃ الغواص میں سیدی علی خواص[5] رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن شھد ولج حین اسری بہ عالم الاسماء اولھا مرکز الارض واٰخرھا السماء الدنیا بجمیع احکامھا وتعلقاتھا ثم ولج البرزخ الی انتہائہ وھو السماء السابعۃ ثم ولج عالم العرش الی مالا نہایۃ والفتح فی برزخیتہ صور العوالم الالٰھیۃ والکونیۃ اھ ملتقطا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج مرکز زمین سے آسمان تک تشریف لے گئے اور اس عالم کے جملہ احکام اور تعلقات جان لئے پھر آسمان سے عرش اور عرش سے لا انتہا تک اور حضور کے برزخ میں تمام عالم علوی و سفلی کی صورتیں منکشف ہوگئیں تفسیر کبیر میں زیر آیۂ کریمہ وکذٰلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض فرمایا الاطلاع علی اٰثار حکمۃ اللہ تعالٰی فی کل واحد من مخلوقات ھذا العالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا واجرامھا مما لا یحصل الا للاکابر من الانبیاء علیہم الصلاۃ

۷۳ ۷۴ ۷۵

---

[1] ح میں کشش ۱۲ [2] م میں کشش ۱۲ [3] ن میں ۱۲ [4] ح اور م میں ۱۲
[5] ح اور ن میں ۱۲ [6] م اور ن میں ۱۲ [7] تینوں میں ۱۲

والسلام ولهذا المعنی کان رسولنا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی دعائہ اللھم ارنا الاشیاء کما ھی اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور بدلوں ہر ہر مخلوق میں حکمت الٰہیہ کے آثار انہیں اکابر کو اطلاع ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلاۃ والسلام اسی لئے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہم کو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دے اھ اقول یہاں مقصود اس قدر ہے کہ ان امام اہل سنت کے نزدیک انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اس عالم کے تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس نوع صنف شخص جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل جانتے ہیں۔ وہابیہ کے نزدیک کافر و مشرک ہونے کو یہی بہت ہے۔ بلکہ اُن کے نزدیک امام ممدوح کا فرو مشرک سے بھی بہت بڑھ کر کہنا چاہئے گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا تو امام کہ صرف زمین درکنار، زمین و آسمان و فرش و عرش و تمام عالم کے جملہ اجناس و انواع و اصناف و اشخاص و اجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بلکہ اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں گنگوہی دھرم میں ان کا تو کئی لاکھ درجے ڈبل کافر ہونا چاہیئے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ورنہ اصل بات یہ ہے کہ اصالتاً علوم غیب کا ملنا انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔ اور اُن کے عطا و نیابت سے اُن کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی ایک ایک۔

ذرہ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ بتصریح اولیاء واقع ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے وللہ الحمد۔ یہی مضمون شریف تفسیر نیشا پوری ۷۶ میں بایں عبارت ہے الاطلاع علی تفاصیل اٰثار حکمۃ اللہ تعالٰی فی کل احد من مخلوقات ھذہ العوالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا وعوارضھا ولواحقھا کماھی لا تحصل الا لاکابر الانبیاء ولھذا قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارنی الاشیاء کماھی اس میں اٰثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے اور ھذا العالم کی جگہ ھذہ العوالم ہے کہ نظر تفصیلی پر زیادہ دلالت کرے۔ اور اجناس وانواع واصناف واشخاص کے ساتھ عوارض ولواحق بھی مذکور ہے کہ احاطہ جملہ جواہر واعراض میں تصریح تر ہو اگرچہ اجناس عالم میں عوارض بھی داخل تھے۔ پھر ان کے ساتھ کماھی کا لفظ اور زیادہ ہے کہ صحت علم غیر مشوب بالخطاء والوھم کی تاکید ہو فجزاھم اللہ تعالٰی خیر جزاء ۷۷ امین نیشاپوری ہیں زیر آیہ کریمہ وجئنابک علٰی ھٰؤلاء شھیدا فرمایا لان روحہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شاھد علٰی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اول ماخلق اللہ روحی یہ جو رب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روح انور تمام جہان میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے (کوئی روح، کوئی دل، کوئی نفس ان کی نظر کریم سے اوجھل نہیں۔ جب تو سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں

گے کہ شاہد کو مشاہدہ ضرور ہے) اس لئے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا سب حضور کے سامنے ہی ہوا) **حافظ الحدیث** سیدی احمد سلجماسی قدس سرہٗ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی **عبدالعزیز** بن مسعود دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب مستطاب **ابریز** میں روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے آیۂ کریمہ وعلم اٰدم الاسماء کلھا کے متعلق فرمایا

المراد بالاسماء العالیۃ لا الاسماء النازلۃ فان کل مخلوق لہ اسم عال واسم نازل فالاسم النازل ھو الذی یشعر بالمسمی فی الجملۃ والاسم العالی ھو الذی یشعر باصل المسمی ومن ای شیٔ ھو وبفائدۃ المسمی ولای شیٔ یصلح الفاس من سائر ما یستعمل فیہ وکیفیہ صنعۃ الحداد لہ فیعلم من مجرد سماع لفظہ ھذہ العلوم والمعارف المتعلقۃ بالفاس وھکذا کل مخلوق والمراد بقولہ تعالیٰ الاسماء کلھا الاسماء التی یطیقھا اٰدم ویحتاج الیھا سائر البشر اولھم بھا تعلق وھی من کل مخلوق تحت العرش الی ما تحت الارض فیدخل فی ذالک الجنۃ والنار والسمٰوٰت السبع وما فیھن وما بینھن وما بین السماء والارض وما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ والبحار والاشجار فکل مخلوق فی ذالک ناطق اوجامد الا واٰدم یعرف من اسمہ تلک الامور الثلثۃ اصلہ وفائدتہ وکیفیۃ ترتیبہ ووضع شکلہ فیعلم من اسم الجنۃ من این خلقت ولای شیٔ خلقت وترتیب مراتبھا وجمیع ما فیھا من الحور وعدد من

سکنتها بعد البعث ویعلم من لفظ النار مثل ذالك ویعلم من لفظ السماء مثل ذالك ولای شئ کانت الاولیٰ فی محلها والثانیة وهكذا فی کل سماء ویعلم من لفظ الملئکة من ای شی خلقوا ولای شئ خلقوا وکیفیة خلقهم وترتیب مراتبهم وبای شئ استحق هذا الملك هذا المقام واستحق غیره مقاما اٰخر وهكذا فی کل ملك فی العرش الی ما تحت الارض فهذه علوم اٰدم واولادہ من الانبیاء علیهم الصلاة والسلام والاولیاء الکمل رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین وانما خص اٰدم بالذکر لانه اول من علم هذه العلوم ومن علمها من اولادہ فانما علمها بعدہ ولیس المراد انه لایعلمها الا اٰدم وانما خصصنا ها بما یحتاج الیه وذریته وبما یطیقونه لئلا یلزم من عدم التخصیص الاحاطة بمعلومات الله تعالیٰ وفرق بین علم النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم بهذه العلوم وبین علم اٰدم وغیرہ من الانبیاء علیهم الصلاة والسلام فانهم اذا توجهوا الیها یحصل لهم شبه منام من مشاهدة الحق سبحانه وتعالیٰ واذا توجهوا نحو مشاهدة الحق سبحانه وتعالیٰ حصل لهم شبه النوم عن هذه العلوم ونبینا صلے الله تعالیٰ علیه وسلم لقوته لایشغله هذا عن هذا هو اذا توجه نحو الحق سبحانه وتعالیٰ حصلت له المشاهدة التامة وحصل له مع ذالك مشاهدة هذه العلوم وغیرها مما لا یطاق واذا توجه نحو هذه العلوم حصلت له مع حصول هذه المشاهدة فی الحق

سبحانہ وتعالیٰ فلا تحجبہ مشاهدة الحق عن مشاهدة الخلق ولا مشاهدة الخلق عن مشاهدة الحق سبحنہ وتعالیٰ۔ اس کلام نورانی نوا اعلام ربانی ایمان افروز کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں علوی و سفلی۔ سفلی نام تو صرف مسمّٰے سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے اور علوی نام سنتے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مسمّٰے حقیقت و ماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے سے بنا اور کس لئے بنا۔ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام اشیا کے یہ علوی نام تعلیم فرماتے گئے جس سے اُنہوں نے حسب طاقت وحاجت بشری تمام اشیاء جان لیں۔ اور یہ زیر عرش سے زیر فرش تک کی تمام چیزیں یہاں ہیں جس میں جنت و دوزخ و ہفت آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور جو کچھ آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ اور جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہا جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات ناطق وغیر ناطق ان کے صرف نام سُننے سے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو معلوم ہو گیا۔ کہ عرش سے فرش تک ہر شے کی حقیقت یہ ہے اور فائدہ یہ ہے اور اس ترتیب سے اس شکل پر ہے جنت کا نام سُنتے ہی اُنہوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس لئے بنی اور اس کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور جس قدر اُس میں حوریں ہیں اور قیامت کے بعد اتنے لوگ اُس میں جائیں گے اسی طرح نار، یونہی آسمان اور یہ کہ پہلا آسمان وہاں کیوں ہوا اور دوسرا دوسری جگہ کیوں ہوا اُسی طرح ملائکہ کا لفظ سُننے سے اُنہوں نے جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کیونکر بنے اور اُن کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور کس لئے یہ فرشتہ اس مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے کا اُسی طرح عرش سے زیر زمین تک ہر فرشتہ کا حال اور یہ تمام علوم صرف آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر نبی

اور ہر کامل ولی کو عطا ہوتے ہیں" علیہم الصلاۃ والسلام. آدم کا نام خاص اس لئے لیا کہ اُن کو یہ علوم پہلے ملے. پھر فرمایا کہ اور ہم نے بقدر طاقت وحاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیاء کا احاطہ اس لئے رکھا کہ جملہ معلومات الہیہ کا احاطہ نہ لازم آئے. اور ان علوم میں ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام میں یہ فرق ہے کہ اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اُن کو مشاہدۂ حضرت عزت جلالہ سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی ہے. اور جب مشاہدہ حق کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک" نیند سی آجاتی ہے مگر ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو اُن کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے سے مشغول نہیں کرتا وہ عین مشاہدۂ حق کے وقت ان تمام علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت کسی میں نہیں اور ان علوم کی طرف، عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں. اُن کو نہ مشاہدۂ حق، مشاہدۂ خلق سے پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق مشاہدۂ حق سے. پاکی وبلندی اُسے جس نے اُن کو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم. کیوں وہابیو ہے کچھ دم ؟ ہاں ہاں تقویت الایمان و براہین قاطعہ کی شرک دانی لے کر دوڑیو، مشرک مشرک کی تسبیح پھیریو، کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک کافر مرتد خاسر کون تھا سیعلمون غدا من الکذاب الاشر ا شر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں اشر قولی کہ زبان سے بک بک کرے. اور اشرف علی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے، وہابیہ اشر قولی و اشرف علی دونوں ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون حضرت سیدی شاہ عبد العزیز قدسنا اللہ بسرہ العزیز اجلۂ اکابر اولیائے عظام و اعاظم

سادات کرام سے ہیں. بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ ان کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں لہذا مناسب کہ اس پاک مبارک لاڈلے بیٹے کی تائید میں اس کے مہربان باپ مسلمانوں کے مولٰے اللہ واحد قہار کے غالب شیر سیدنا امیر المومنین مولی علی مشکل کشا حاجت روا کافر کس مومن پناہ کرم اللہ تعالٰے وجہہ الکریم کے بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگان زرد کے برادر اشغال اس اسد ذوالجلال کی بو سونگھ کر بھاگیں اور شرک شرک بکنے والے مونھ میں قہر کے پتھر ہوں اور پتھروں سے آگیں ابن النجار ابو المعتمر مسلم بن اوس و جاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین ابو الائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسال عن شیٔ دون العرش الا اخبرت عنہ مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں بتادونگا عرش کے نیچے کرسی ہفت آسمان ہفت زمین اور آسمانوں زمینوں کے درمیان جو جو کچھ ہے تحت الثرٰی تک سب داخل ہے. مولٰی علی فرماتے ہیں کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے ان میں جو شے مجھ سے پوچھو میں بتادونگا رضی اللہ تعالٰی عنہ امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابو عمر بن عبد البر کتاب العلم میں ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی قال شھدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبتہ سلونی فواللہ لا تسالونی عن شیٔ الی یوم القیٰمۃ الا حدثتکم بہ میں مولٰے علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے خطبہ میں حاضر تھا امیر المومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز

ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتا دونگا۔ امیر المومنین فرماتے ہیں میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں **ابن قتیبہ** ۸۱
پھر **ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی** شرح مواہب ۸۲،۸۳،۸۴
لدنیہ میں فرماتے ہیں الجفر جلد کتبہ جعفر الصادق کتب فیہ لاھل البیت کل ما یحتاجون الی علمہ وکل ما یکون الی یوم القیمۃ جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی اور اس میں اہل بیت کرام کے لئے جس چیز کے علم کی انہیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرما دیا **علامہ سید شریف** رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مواقف میں فرماتے ہیں الجفر والجامعۃ ۸۵
کتابان لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد ذکر فیھما علی طریقۃ علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم وکانت الائمۃ المعروفون من اولادہ یعرفونھما ویحکمون بھما فی کتاب قبول العھد الذی کتبہ علی بن موسی رضی اللہ تعالیٰ عنھما الی المامون انک قد عرفت من حقوقنا مالم یعرفہ اٰباؤک فقبلت منک عھدک الا ان الجفر والجامعۃ یدلان علی انہ لایتم و لمشائخ المغاربۃ نصیب من علوم الحروف ینتسبون فیہ الی اھل البیت ورأیت انا بالشام نظما اشیر فیہ بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من ذینک الکتابین یعنی جفر و جامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی دو کتابیں ہیں بیشک امیر المومنین نے ان دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم

دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرما دیئے ہیں اور اُن کی اولاد و امجاد سے ائمۂ مشہورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن کتابوں کے رموز پہچانتے اور اُن سے احکام لگاتے تھے۔ اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسےٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بعد ولی عہد کیا اور خلافت نامہ لکھدیا امام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اُس کے قول میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا۔ اُس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمہارے باپ دادا نے نہ پہچانے۔ اس لئے میں تمہاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں۔ مگر جفر و جامعہ بتا رہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں۔ اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہانِ مصر کے احوال کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے میں نے سُنا کہ وہ احکام انہیں دونوں کتابوں سے نکالے ہیں انتہیٰ۔ اس علم علوی شریف مبارک کی بحث اور اس کے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالیٰ فقیر کے رسالہ **مجتلی العروس و مراد النفوس** میں ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔ حضور پُرنور **سیدنا غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ۸۶ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ عزت الٰہی کی قسم بے شک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش لئے جاتے ہیں۔ میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے۔ اور فرماتے ہیں رضی ۸۷ اللہ تعالیٰ عنہ لولا لجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما

تاکلون وماتدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر اری ما فی بواطنکم وظواھرکم، اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دے دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کرکے رکھتے ہو۔ میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو میں تمہارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں اور فرماتے رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلبی مطلع علی اسرار الخلیقۃ ناظر الی وجوہ القلوب قد صفاہ الحق عن دنس رؤیۃ سواہ حتی صار لوحا ینقل الیہ ما فی اللوح المحفوظ وسلم علیہ ازمۃ امور اہل زمانہ وصرفہ فی عطائھم ومنعھم میرا دل اسرار مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے رویت ماسوا کے میل سے صاف کر دیا کہ ایک لوح ہوگیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمانہ کے کاموں کی باگیں اسے سپرد فرمائیں اور اجازت فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں جسے چاہیں منع فرمادیں والحمد للہ رب العلمین یہ اور ان کے مثل اور کلمات قدسیہ اجلہ اکابر ائمہ مثل امام اوحد سیدی نور الحق والدین ابو الحسن علی شطنوفی صاحب کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار و امام اجل سیدی عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی صاحب خلاصۃ المفاخر وغیرہما نے حضور سے بہ اسانید صحیحہ روایت فرمائے اور علی قاری وغیرہ علما نے نزھۃ الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ میں ذکر کئے۔ عارف کبیر احد الاقطاب الاربعۃ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترقیات کامل کے بارہ میں فرماتے ہیں اطلعہ علیٰ غیبہ حتی لاتنبت شجرۃ ولا تخضر ورقۃ الا بنظرہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں

تک کہ کوئی پیڑ نہیں اُگتا اور کوئی پتّا نہیں ہریاتا اُن کی نظر سے
سامنے۔ عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں العارف من جعل اللّٰہ تعالیٰ فی قلبہ لوحا منقوشا
باسرار الموجودات وبامدادہ بانوار حق الیقین یدرک حقائق
تلک السطور علی اختلاف اطوارھا ویدرک اسرار الافعال۔ تتحرک
حرکۃ ظاہرۃ ولا باطنۃ فی الملک والملکوت الا وقد کشف اللہ تعالیٰ
عن بصیرۃ ایمانہ وبعین عیانہ فیشہدھا علما و کشفا۔ عارف وہ ہے
جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی ہے کہ جملہ اسرار موجودات اس میں
منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اُسے مدد دی کہ وہ ان لکھی ہوئی چیزوں
کی حقیقتیں خوب جانتا ہے اگرچہ اُن کے طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال
کے راز جانتا ہے تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں
ہوتی مگر یہ اللہ تعالیٰ اُس کے ایمان کی نگاہ اور اُس کے معائنہ کی آنکھ کھول
دیتا ہے تو عارف اُسے دیکھتا ہے اور اپنے علم و کشف سے جانتا ہے۔ یہ دونوں
کلام کریم سیدی امام عبد الوہاب[94] شعرانی قدس سرہ الربانی نے طبقات
کبریٰ میں نقل ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان[95]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے "زمین در نظر این طائفہ چوں سفرہ ایست"
حضرت خواجہ بہاء الحق والدین[96] نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام
پاک نقل کرکے فرماتے "و ما می گوئیم چوں روئے ناخنی ست ہیچ چیز از نظر
ایشاں غائب نیست" گنگوہی صاحب اب اپنے شیطانی شرک پرابین کی
خبر لیجیے۔ یہ دونوں ارشاد مبارک حضرت مولٰنا جامی[97] قدس سرہ السامی
نے نفحات الانس شریف میں ذکر کیے امام[98] اجل سیدی علی وفا رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لیس الرجل من یقیدہ العرش وماحواہ من
الافلاک والجنۃ والنار وانما الرجل من نفذ بصرہ الی خارج
ھذا الوجود کلہ وھناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحنہ و
تعالیٰ مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے آسمان وجنت
ونار یہی چیزیں محدود ومقید کرلیں مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے
پار گزر جائے وہاں اسے موجد عالم سبحنہ وتعالیٰ کی عظمت کی قدر کھلے گی
99 یہ پاکیزہ کلام کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا.
100 ابریز شریف میں ہے سمعتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیانا یقول ما
السمٰوٰت السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الا کحلقۃ
ملقاۃ فی فلاۃ من الارض یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے بارہا سنا کہ فرماتے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل
کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدان لق ودق میں ایک چھلا پڑا
101 ہو امام شعرانی کتاب الجواہر میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے راوی الکامل قلبہ مرآۃ الوجود العلوی والسفلی کلہ علی
التفصیل کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے
امام رازی تفسیر کبیر میں رد معتزلہ کے لئے حقیقت کرامات اولیاء پر
دلائل قائم کرنے میں فرماتے ہیں الحجۃ السادسۃ لاشک ان المتولی
للافعال ھوالروح لا البدن ولھذا نری ان کل من کان اکثر علماء
باحوال عالم الغیب کان اقوی قلبا ولھذا قال علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ
واللہ ماقلعت باب خیبر بقوۃ جسدانیۃ ولکن بقوۃ ربانیۃ وکذلک
العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ تعالیٰ کنت

له سمعا وبصرا فاذا صار نور اجلال الله تعالیٰ سمعا له سمع القریب والبعید واذا صار ذلك النور بصرا له رای القریب والبعید واذا صار ذلك النور یدا له قدر علی التصرف فی الصعب والسهل والبعید والقریب یعنی اہل سنت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ افعال کی متولی تو روح ہے بدن اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوال عالم غیب کا علم زیادہ ہے اس کا دل زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ ولہذا مولیٰ علی نے فرمایا خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے نہ اکھیڑا بلکہ ربانی طاقت سے اسی طرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے جس کی نسبت رب عز وجل فرماتا ہے کہ وہاں میں خود اس کے کان آنکھ ہو جاتا ہوں، تو جب جلال الٰہی کا نور اس کا کان ہو جاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اس کی آنکھ ہو جاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے۔ اور جب وہ نور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے بندہ سہل و دشوار و نزدیک و دور میں تصرفات کرتا ہے۔ حضرت **مولوی معنوی**[۱۰۴] قدس سرہ الاعلیٰ دفتر ثالث مثنوی شریف میں موزہ و عقاب کی حدیث مستطاب میں فرماتے ہیں حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ؎

گرچہ ہر غیبے خدا ما را نمود ٭ دل دراں لحظہ بخود مشغول بود

مولٰنا **بحر العلوم** ملک العلماء قدس سرہ شرح میں فرماتے ہیں محمد رضا اے فکر تن نداشت واز جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیا مستور شوند انتہی معنی بیت ایں چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ مے کرد و ذات با احدیت جمیع اسماء در دل ست پس بسبب استغراق

۱۰۴

۱۰۵

دریں مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نبود پس بعض اکوان معقول عنہ ماندند واین وجہ وجیہ است امام قرطبی شارح صحیح مسلم پھر امام عینی بدر محمود پھر امام احمد قسطلانی شروح صحیح بخاری پھر علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حدیث وخمس لا یعلمہن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں فمن ادعی علم شیء منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ یعنی تو جو کوئی قیامت وغیرہ خمس میں سے کسی کے علم ادعا کرے اور اسے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں اور اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں جب تو جو حضور کی تعلیم سے ان کے علم کا دعوےٰ کرے اُس کی تکذیب نہ ہوگی۔

روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جلال الملۃ والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے اما قولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ھو فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالیٰ فان ثمہ من یعلمہا وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المرأۃ وقبلہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچ غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنے ہیں کہ بذات خود اپنی ذات سے انہیں اللہ ہی جانتا ہے مگر خدا کے بتائے سے بھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے بیشک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص ان کے جاننے والے پائے، ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ انہیں معلوم تھا کب مریں گے اور..

اُنھوں نے عورت کے حمل کے زمانہ میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے **شیخ محقق** قدس سرہٗ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں المراد لا تعلم بدون تعلیم اللہ تعالیٰ مراد یہ ہے کہ قیامت وغیرہ غیب بے خدا کے بتائے معلوم نہیں ہوتے **علامہ بیجوری** شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں لم یخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور ای الخمسۃ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان پانچوں غیبوں کا علم دے دیا۔ بلکہ **علامہ شنوانی** جمع النہایہ میں اُسے بطور حدیث بیان کیا کہ قد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل شیئ بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا جب تک حضور کو تمام اشیا کا علم عطا نہ فرما دیا **حافظ الحدیث** سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبد العزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیئ من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونھا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والآخرین الذی ھو سبب کل شیئ ومنہ کل شیئ یعنی قیامت کب آئے گی مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا۔ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے کل کیا ہوگا فلاں کہاں مرے گا یہ پانچوں غیب جو آیۂ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور اُن کا مرتبہ

غوث کے نیچے ہے پھر غوث کا کیا کہنا. پھر اُن کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان کے سردار و ہر چیز کے سبب ہیں. ہر شے اُنہیں سے ہے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم. نیز ابریز عزیز میں فرمایا قلت للشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان العلماء الظاہر من المحدثین وغیرہم اختلفوا فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والواحد من اہل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ہذہ الخمس یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ علمائے ظاہر محدثین مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں علماء کا ایک گروہ کہتا ہے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اُن کا علم تھا، دوسرا انکار کرتا ہے اس میں حق کیا ہے فرمایا (جو نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں) حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہل تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے. تفسیر کبیر میں زیر آیۂ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فرمایا ای وقت وقوع القیمۃ من غیب الذی لا یظہرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذلک علے القیمۃ فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انہ لا یظہر ہذا الغیب لاحد قلنا بل یظہرہ عند قرب القیمۃ اس نفیس تفسیر نے صاف معنے آیت یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے وہ وقت قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے "

۱۱۲ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں فرقۂ باطلہ معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے کرامات اولیاء سے انکار اور ان کے شبہات فاسدہ کے ذکر و ابطال میں فرماتے ہیں الخامس وھو فی الاخبار بالمغیبات قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول خص الرسل بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرھم وان کانوا اولیاء الجواب ان الغیب ھھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیٰمۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ او البشر فیصح الاستثناء یعنی معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علم غیب کے بارہ میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہوسکتا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہے۔ تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہل سنت نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنے ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مطلقاً اولیاء کے علوم غیب کی نفی ہوسکے) بلکہ یہ تو مطلق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا خاص وقت وقوع قیامت مراد ہے کہ (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اور دو

ف فائدہ اس نفیس عبارت کتاب عقائد اہل سنت سے ثابت ہوا کہ وہابیہ معتزلہ سے بھی بہت خبیث تر ہیں معتزلہ کو صرف اولیائے کرام کے علوم غیب میں کلام تھا انبیاء کے لئے مانتے تھے یہ خبیث خود انبیاء سے منکر ہو گئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ائمہ اہل سنت انبیاء و اولیاء سب کے لئے مانتے ہیں و للہ الحمد منہ ۱۲

کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہے
(تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر
اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے. اس پر اگر شبہ
کیجئے کہ اللہ تو رسولوں کو استثنا فرما رہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مطلع ہوتے
ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجئے تو
رسولوں کا بھی استثنا نہ رہے گا کہ یہ تو ان کو بھی نہیں بتایا جاتا اس کا جواب یہ
فرمایا کہ ملائکہ یا بشر سے بعض رسولوں کو تعیین وقت قیامت کا علم ملنا کچھ
۱۱۷ بعید نہیں تو استثنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے امام قسطلانی
شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں لا یعلم متی تقوم الساعۃ
الا اللہ الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی من یشاء من
غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب
آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ انہیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع
دیتا ہے (یعنی وقت قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں) رہے اولیا وہ رسولوں
کے تابع ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں. یہاں اس خاص غیب کے علم میں
بھی اولیا کے لئے راہ رکھی. مگر یوں کہ اصالۃً انبیاء کو ہے اور ان کو ان سے
ملتا ہے اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی
۱۱۸ فرماتی ہے نہ کہ مطلق علم کی علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین امام
۱۱۹ ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین امام
نووی میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب
میں فرماتے ہیں الحق کما قال جمع ان اللہ سبحنہ وتعالیٰ لم یقبض نبینا
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ما ابھمہ عنہ الا انہ

امر بکتم بعض والاعلام ببعض یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علما نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا اُس سب کا علم حضور کو عطا فرمادیا ہاں بعض علوم کی نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا علامہ عشماوی کتاب مستطاب عجب العجاب شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں قیل انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علمھا (ای الخمس) فی اٰخر الامر لکنہ امر فیھا بالکتمان وھذا القیل ھو الصحیح یعنی کہا گیا کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہو گیا مگر اُن کے چھپانے کا حکم تھا اور یہی قول صحیح ہے۔

۱۲۰

تنبیہ جلیل

الحمد للہ یہ بطور نمونہ **ایک سو بیس**[۱۲۰] عبارات قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عمارت نہ صرف منہدم ہوئی بلکہ قارون اور اُس کے گھر کی طرح بفضلہ تعالیٰ تحت الثریٰ پہنچتی ہے اور بحمدہ تعالیٰ یہ کل سے جزء ہیں ایسے ہی صدہا نصوص جلیلہ وعظیمہ دیکھنا ہوں تو فقیر کی کتاب مالی الجیب[۱۳۱۸] لعلوم الغیب ورسالہ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون ملاحظہ ہوں کہ نصوص کے دریا ہیں چھلکتے اور حب مصطفےٰ (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چاند چمکتے اور تعظیم حضور کے سورج دمکتے اور نور ایمان کے تارے جھلکتے اور حق کے باغ لہکتے اور تحقیق کے پھول مہکتے اور سنیت کے بلبل چہکتے اور نجدیت کے کوتے سسکتے اور وہابیت کے بوم بلکتے اور مذبوح گستاخ پھڑکتے

والحمد للہ رب العالمین ۔ **وہابیہ** خذلہم اللہ تعالیٰ ان نصوص قاہرہ کے مقابل اِدھر اُدھر سے کچھ عبارات دربارہ تخصیص غیوب نقل کرلاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ یہ محض جہالت ہی بلکہ صریح مکاری اور ہٹ دھرمی ہے۔ انصافاً وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں۔ فقیر گزارش کرچکا کہ مسئلۂ عموم وخصوص اُن اجماعات بعد کہ امر چہارم میں معروض ہوئے علمائے اہل سنت کا خلافیہ ہے۔ عامۂ اولیائے کرام و بکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں۔ اور یہی ظاہر نصوص قرآن عظیم ومفاد احادیث حضور پُرنور علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ہے اور بہت اہل رسوم جانب خصوص گئے اُن میں بھی شاذ ونادر متقشفوں کا یہ خیال ہو ورنہ اُن کے لئے اُس پر ایک باعث ہے جس کا بیان مع چند نظائر نفیسہ فقیر کے رسالے انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شیٔ میں مشرح ہے تو ایسی عبارات سے ہمیں کیا ضرر۔ ہم نے کب دعوائے اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ۔ وہاں تم اپنی جہالت سے مدعی اجماع تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے، تو ہر طرح تمہیں پر قہر کی مار ہے ایجاب جزئی سے موجبہ کلیہ کا ثبوت چاہنا مجنونوں کا شعار ہے۔ تم دس عبارتیں خصوص میں لاؤ۔ ہم سو نصوص عموم میں دکھائیں گے[1] پھر ظاہر قرآن وحدیث وعامہ اولیائے قدیم وحدیث ہمارے ساتھ ہیں۔ اور اسی میں ہمارے محبوب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں اُن کا رب فرماچکا کہ **علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما** سکھادیا تمہیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل

---

[1] یہ ترجیحات قائلان خصوص کے مقابل ہیں وہابیہ تو اجماعیات کے منکر ہیں۔ اُن سے اس کا کیا ذکر کریں ۱۲ منہ

تم پر پڑا ہے جیسے اللہ بڑا کہے اُسے گھٹائے کیونکر ہی معہذا! اگر بفرض باطل خدا کا فضل عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو مگر ہم نے ظواہر قرآن وحدیث وتصریحات صدہا ائمہ ظاہر و باطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادہ رفعت شان چاہ کر اُسے بڑا مانا تو بُعداً للہ تعالےٰ اللہ کے فضل اور اس کے حبیب کی تعظیم ہی کی۔ اور اگر واقع میں وہ فضل الٰہی ویسا ہی بڑا ہے اور تم نے برخلاف ظواہر نصوص قرآن وحدیث اسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمہارا معاملہ معکوس ہُوا فای الفریقین احق بالامن خیال کرلو کونسا فریق زیادہ مستحق امن ہے۔ غرض یہاں چند پریشان عبارات، خصوص کا سُنانا محض جہل ہے یا سخت مکر۔ کلام تو اس میں ہے کہ تم اقوال معنی مزعوم بلکہ اس سے بھی لاکھوں درجے ہلکے پر حکم شرک وکفر جڑ رہے ہو گنگوہی جی کی قاطعہ براہین لکھو صرف اتنی بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے علم محیط زمین ٹھہرا دیا پھر اُسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکم شرک جڑ دیا اور شرک بھی کیسا جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں۔ پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا کروڑ درجوں بڑا ہے پھر ماکان ومایکون کا تو کیا ہی کہنا ہے، اسی طرح اور تعمیمات کہ کلام ائمہ دین وعلمائے معتمدین میں گزریں اس کا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو ان کا ماننے والا تو پدموں سنکھوں کافروں کے برابر ایک کافر ہوگا یونہی تمہارے امام علیہ، علیہ تفویت الایمان میں بعطائے الٰہی بھی غیب کی بات کا علم ماننے کو شرک کہہ چکا۔ پھر گنگوہی جی کا شرک تو مجالس میلاد مبارک کی اطلاع پر اُچھلا تھا ان امام جی نے ایک پیڑ کے پتے ہی جاننے پر شرک اُگل دیا،

اب دیکھیے کہ گنگوہی واسمٰعیل ووہابیہ نے معاذ اللہ کن

رکن ائمہ علماء و محدثین و فقہاء و مفسرین و متکلمین و اولیاء و صحابہ و انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا کو کافر بنا دیا۔ انہیں کو گنئیے جن کے اقوال و ارشادات اس مختصر میں گزرے :۔

شاہ[1] ولی اللہ صاحب دہلوی مولٰنا[2] ملک العلما بحر العلوم علامہ[3] شامی صاحب ردالمختار ائمہ[4] اہل سنت مصنفان عقائد شیخ[5] محقق مولٰنا[6] عبد الحق محدث[7] دہلوی علامہ[8] شہاب خفاجی امام[9] فخر الدین رازی علامہ[10] سید شریف جرجانی علامہ[9] سعد الدین تفتازانی علی[11] قاری مکی امام[12] ابن حجر مکی علامہ[12] محمد زرقانی علامہ[13] عبد الرؤف مناوی امام[14] احمد قسطلانی امام قرطبی امام[16] بدر الدین عینی امام بغوی صاحب تفسیر معالم شیخ[18] علاء الدین علی بغدادی صاحب تفسیر خازن علامہ[19] بیضاوی علامہ[20] نظام الدین نیشاپوری صاحب تفسیر غرائب القرآن علامہ[21] جمل شارح جلالین، امام[22] ابوبکر رازی صاحب تفسیر انموذج جلیل امام قاضی عیاض امام[24] زین الدین عراقی استاد امام ابن حجر عسقلانی حافظ الحدیث احمد کا لجلباسی ابن[26] قتیبہ ابن[27] خلکان امام[28] کمال الدین میری علامہ[29] ابراہیم بیجوری علامہ[30] شنوانی علامہ[31] بدالغنی علامہ[33] ابن عطیہ علامہ[34] عشادی امام ناصر الدین سمرقندی صاحب ملتقط علامہ[35] بدر الدین محمود بن اسرائیل صاحب جامع الفصولین شیخ[36] عالم بن صاحب تاتار خانیہ امام فقیہ صاحب فتاوی حجہ امام عبد الوہاب[38] شعرانی امام یافعی امام احمد ابوالحسن شطنوفی امام[41] ابن حاج مکی امام محمد صاحب مدحیہ بردہ شریف حضرت[43] مولٰنا جامی حضرت مولوی معنوی حضرت سید عبد العزیز دباغ حضرت سیدی علی خواص حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند حضرت[48] خواجہ عزیزان رامیتنی۔ حضرت شیخ اکبر حضرت سیدی علی دفا حضرت سیدی رسلان دمشقی حضرت سیدی ابو عبد اللہ شیرازی حضرت سیدی ابو سلیمان دارانی حضرت قطب کبیر سید احمد

رفاعی حضور قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم حضرت امام علی رضا حضرت
امام علی رضا حضرت امام جعفر صادق حضرات عالیہ دیگر آئمہ اطہار حضرت امام
مجاہد حضرت[۶۰] سیدنا عبداللہ بن عباس حضور[۶۱] سیدنا امیر المومنین علی مرتضی[۶۲] عامہ
صحابہ کرام بلکہ حضرت[۶۳] خضر بلکہ حضرت[۶۴] موسیٰ بلکہ (خاک بدہن دشمنان) خود
حضور سید الانبیاء (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تک[۶۵] (لعنۃ اللہ علی الظالمین)
نعوذ باللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یہ گنتی میں تو ۶۶ ہیں اور ان میں ائمہ
اہل سنت مصنفان عقائد جن کا حوالہ علامہ شامی نے دیا اور ائمہ اطہار جن کا
حوالہ علامہ سید شریف نے اور تمام صحابہ کرام جن کا حوالہ امام قسطلانی و علامہ
زرقانی نے دیا سب خود جماعتیں ہیں اور ہے یہ کہ جب اللہ و رسول تک
نوبت ہے تو اگلے پچھلے جن و انس و ملک تمام مومنین سبھی وہابیہ کی تکفیر میں آ
گئے۔ ان بے دینوں کا تماشا دیکھو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اس پر کیا کیا روتے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہدیا
(گویا جہان انہیں ڈھائی نفروں سے عبارت ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کر
(گویا اسلام ان بے دینوں کے قافیہ کا نام ہے ان کا قافیہ تنگ ہوا تو اسلام
ہی کا دائرہ تنگ ہو گیا) اور خود یہ حالت کہ اشقیانہ علما کو چھوڑیں نہ اولیا کو
نہ صحابہ کو نہ انبیا کو نہ مصطفےٰ (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نہ جناب کبریا (عز
جلالہ) کو، سب پر حکم کفر لگا دیں اور خود میٹھے کٹے مسلمان کے بچے بنے رہیں الا
لعنۃ اللہ علی الظالمین ہاں ہاں وہابیو گنگوہیو دیوبندیو تھانویو
دہلویو امرتسریو بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کر کے منہ
کھول کر صاف کہہ ڈالو کہ ہاں ہاں شاہ ولی اللہ سے لے کر فقہا محدثین

• فقہا ین متکلمین اکابر علما اکابر علما سے لے کر اولیاء اولیاء سے لے کر انبیائے عظام انبیائے عظام سے لے کر سید الانبیاء سید الانبیاء صلے اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم سے لے کر واحد قہار تک تمہارے دھرم میں سب کافر ہیں اس کی بحث ہے اس میں کلام ہے۔ دو چار دس بیس عبارات تخصیص دکھانے کروٹیں بدلنے کہنے مکرنے اڑنے اڑے بھرنے سے کام نہیں چلتا۔ یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہوگیا اور یہ عقیدہ کفر کا ہے مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن کن پاک مبارک دامنوں سے وابستہ ہے۔ احمد رضا کا سلسلہ اعتقاد علما اولیا ائمہ صحابہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے اللہ رب العالمین تک مسلسل ملا ہوا ہے والحمد للہ رب العلمین ع گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ کو حضرت مولوی معنوی قدس سرہ پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں کیا خوب فرمایا ہے ؎

روح ہر سخن کفر گفت گوید منکر شوید ش ٭ کافر شود آنکس کہ بانکار برآید مردود جہاں شد

اب اپنا ہی حال سوچو کہ تمہاری آگ کا لوکا کہاں تک پہنچا جس نے علماء اولیاء وائمہ وصحابہ وانبیاء ومصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم وحضرت کبریا جل وعلا سب پر معاذ اللہ وہی ملعون حکم لگا دیا اور کافر شود مردود جہاں شد کا تمغا لیا۔ پھر کیا تمہاری یہ آگ اللہ ورسول جل وعلا وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ضرر پہنچائے گی۔ حاش للہ بلکہ تمہیں کو جلائے گی اور بے توبہ مرے تو ان شاء اللہ القہار ابدالآباد تک ذق انک انت الاشرف الرشید کا مزہ چکھائے گی۔ پھر بھی ہم نہیں کہتے انصاف ہی کی تمام ائمہ واولیا ومحبوبان خدا کو تم کافر کہو۔ تو

جانے شکایت نہیں، انہوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے، ابلیس کی وسعت علم تمہارے کلیجے ٹھنڈک، آنکھوں ٹھنڈک ہوتی براہین قاطعہ ہیں جس کا گیت گایا ہے انہوں نے یہ تو کہا نہیں۔ یہ کر چلے وسعت علم تمہارے دشمن محمد رسول اللہ اور ان کے غلاموں کی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔ پھر ان پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ یہاں تک تو تم پر آسان ہو گئی مگر ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہوگی، کاذب تو کہدیا، کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی۔ اور سب سے بڑھ کر پتھر کے تلے دامن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا معاملہ ہے جسے بابیہ گئے لئے سانپ کے مونھ کی چھچھوندر کہئے تو بجا ہے نہ اگلتے بنتی ہے نہ نگلتے وہ کہہ کر چل بسے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے غلاموں عارفوں پر ہر چیز روشن ہے وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں وفات تک جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اس وقت خبر رکھتے ہیں، کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے سے گنگوہی بہادر کا نعرہ شرک بلکہ تمہاری اوندھی بھیں ایک ہی نکاح کی خبر ماننے سے وہ فتاوے حنفیہ کی تکفیریں اور کہاں یہ ولی اللہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں نہ ڈھول۔ اب انہیں کافر نہیں کہتے تو غریب شنیوں کی تکفیر کیسے بن پڑے اور وہابیت کی مٹی پلید ہو وہ الگ۔ اور اگر کڑا کر کے ان پر بھی کفر کی جڑ دی تو وہابیت بیچاری کا کٹھم ناٹھ ہو گیا ان کے کافر ہوتے ہی اسمٰعیل جی کہ انہیں کے گیت گائیں، انہیں کو امام و مقتدا و پیر و پیشوا و حکیم امت و صاحب وحی و عصمت مانیں کافر در کافر، کافروں کے بچے، کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمٰعیل جی کے شاہ صاحب کے متعدد مداح بنتے تھے

ف جناب گنگوہی صاحب یا کہ ٹیڑھی کھیر کا دفعہ سب حفظ ہوگا ۱۲ بندہ وحید اللہ عفا عنہ

تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کا فران کہن۔ اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبت ہے کہ کسی پہلو چلو کوئی روپ بدلو وہ ہر پھر کر تمہارے ہی گلے کا ہار ہورہتا ہے ؎

گر براندزو دور برود باز آید ٭ نمسِ کفر بود خالِ رُخِ وہابی

کذلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون ہ وصلی اللہ تعالیٰ علے سیدنا ومولٰنا محمد و الہٖ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین زیادہ نیاز۔ فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہ

از بریلی ۱۴ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۲۸ھ

علٰے صاحبہا والہ افضل

صلاۃ وتحیۃ اٰمین

تصانیف علیحضرت مولٰنا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ

الامن والعلیٰ حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دافع البلا کہنے کے اثبات واحقاق اور شرکیہ طائفہ وہابیہ کے ابطال وازہاق میں یہ بے مثل کتاب ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

الیاقوتۃ الواسطۃ شغل برزخ کے اثبات اور وہابیہ کے ابطال واسکات میں یہ مبارک فتویٰ ہے قیمت چار آنے

الاستمداد یہ تین سو ساٹھ شعروں کا مبارک قصیدہ اردو زبان سلیس بیان میں جس میں وہابیہ و دیوبندیہ کے دوسو تیس اقوال کفر وضلال کا واضح تبیان ہے بہت بے نظیر کتاب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

اقامۃ القیامۃ اکابر اولیا وعلما کے پاک ارشادات مسئلہ قیام میلاد مبارک میں بے نظیر کتاب ہے قیمت صرف آٹھ آنے

الکوکبۃ الشہابیہ اثباتِ ضلالتِ وہابیہ میں یہ مبارک کتاب جس میں اُن کے پیشوا کی کتابوں سے اُس کے اقوال اور کتب علماء سے ان پر حکم کفر و ضلال صحیحوں کے نشانات سے دیا ہے قیمت صرف ۱۲ر

احکام شریعت مجموعہ مبارکہ جامع مسائل مخزن بہ ہمادی احکامِ شرعیہ، معدن نکاتِ لطیفہ، مخزن اسرار عجیبہ قیمت حصہ اول ایک روپیہ حصہ دوم ایک روپیہ حصہ سوم ایک روپیہ

اسماع الاربعین شفاعت کا سہرا شبِ اسریٰ کے دولھا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سہرا۔ بڑی اعلے کتاب ہے قیمت صرف ۲ آنے

الزبدۃ الذکیہ المعروف حرمتِ سجدۂ تعظیم۔ مسلمان! اے مسلمانِ شریعتِ مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت رب العزۃ عزجلالہٗ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدۂ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین ہے۔ بہت عمدہ کتاب ہے قیمت ایک روپیہ ۲ آنے

الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام۔ نصاریٰ کے ایک زبردست اعتراض کا جواب اور اُن پر بڑے اعتراضات کا مجموعہ قیمت ۴ر

ازالۃ العار در باب ممانعت مناکحت از ساتر اہل بدعت بالخصوص از غیر مقلدین وہابیہ النفار ضلالت بڑی اعلے کتاب ہے قیمت ۵ آنے

الادلۃ الطاعنہ جس میں روافض کی اذان کے متعلق انہیں کے اکابر کا قول ہے کہ اذان میں کچھ الفاظ کا اضافہ کر لیا ہے اور وہ کھلا تبرا ہیں قیمت ۲ آنے

الجام الصاد عن سنن الضاد جس میں نفیس بیان سے واضح کیا ہے کہ ضاد کو قصداً ظا پڑھنا حرام قطعی ہے ایسے لوگوں کی نماز باطل ہوتی ہے۔ دال پڑھتے ہیں یہ تفصیل حق و مرضی ہے مشابہت سے بچنے کی یہ سبیل جلی ہے ضاد کے مخرج کی واضح تحقیق قیمت صرف ۵ آنے

الهدایۃ المبارکہ جس میں فرشتوں کی پیدائش و موت کا حال اردو زبان میں بالکل اچھوتا مضمون ہے جو اس کتاب میں وضاحت سے ملیگا قیمت ۲ آنے

انباء المصطفٰی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ گذشتہ اُمت کے ناخدا سردار انبیاء محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ماکان وما یکون کے عالم ہیں اور انہیں مصیبت میں پکارنا و مشکل کشا و حاجت روا جاننا درست ہے بڑی بے نظیر کتاب ہے قیمت ۸ر

الاعلام بحال البخور فی الصیام جس میں اس امر کی تحقیق جلیل ہے کہ دھواں صائم کی ناک وحلق میں بلا قصد از خود چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ بڑی اعلے کتاب ہے قیمت ۴ آنے ۔

العروس المعطار روزہ کے افطار کرنے کے بیان میں بڑی اعلے کتاب ہے۔ قیمت صرف ۲ آنے

القطوف الدانیہ جس میں جماعت ثانیہ کے متعلق نفیس وجلیل تحقیقات ہے بے نظیر رسالہ ہے قیمت صرف ۲ آنے

اھلاک الوھابیین جس میں قبور مسلمانان کی تکریم و توقیر اور وہابیہ منکرین کی تعذیب و تعزیر میں بہت بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ۸ آنے

الطیب الوجیز جس میں عورت و مرد کون کون سی دھاتیں اور کس وزن تک استعمال کر سکتے ہیں۔ اور زنجیر، بوتام گھڑی کے کیس، چھلا انگوٹھی چین متعلق جوتی اور ٹوپی کے تفصیل حکام قیمت صرف ۲ آنے ۔

التحریر الجید فی حق المسجد اس رسالہ میں اس امر کی تحقیق ہے کہ مسجد کی چیزیں فروخت کرنا اور فروخت کرکے اپنے استعمال میں لانا جائز ہیں یا نہیں؟ اور مسجد کی چھت خرید کر اس پہ پاخانہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟ قیمت ۲ آنے

الوظیفۃ الکریمہ جس میں حضور پُر نور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجرب اعمال ووظائف واذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۴ آنے

ابر المقال علمائے کرام واولیائے عظام

کی شوق سے آستان بوسی کرو اور تبرکات کو بخوشی بوسہ دو۔ جو ردکے اُسے اس رسالہ سے جواب دو۔ قیمت ۴ آنے

الخطبات الرضویہ اِس مجموعہ میں اعلیحضرت قبلہ قدس سرہُ العزیز کے خطبات عیدین، وجمعہ خطبۂ وعظ جمع ہیں۔ قیمت ۸ آنے

البجۃ الفائحۃ بطیب التعیین والفاتحۃ فاتحہ مروجہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا ثبوت۔ بعض اکابر علماء اہلِ سنّت رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیہم کی نفیس تحریریں اور بعض ائمۂ وہابیہ کی کتابوں سے اخذ کی گئی ہیں قیمت ۳ ر

البدور الاجلہ رؤیت ہلال کے حکم اور اس کے متعلق مسائل و فوائد میں بڑی اعلےٰ کتاب ہے قیمت ۵ آنے

القول العجیب بعد اذان صلوٰۃ وسلام پکارنے کے بارے میں علمائے عرب وعجم کا قول فیصل کہ اس کے بعد انکار کی گنجائش نہیں رہتی قیمت صرف ایک آنہ

اعز الاکتناۃ فی رد صدقۃ **مانع الزکوٰۃ** جس میں اس امر کا ثبوت ہے کہ جو صاحب نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے اور خیرات وصدقات دیا کرے تو اس کی خیرات وصدقات مقبول نہیں تاوقتیکہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ قیمت ۲ آنے

بریق المنار روشنی مزارات اولیاء اللہ کے متعلق ایک نہایت ضروری فتویٰ جس جس میں اوہام باطلہ وہابیہ قاہرہ ابطال ہے قیمت ۸ آنے +

برکات الامداد محبوبانِ خدا سے استعانت واستمداد کے مسئلہ میں یہ نفیس رسالہ لاجواب عجالہ قیمت ۵ آنے +

بدر الانوار بزرگانِ دین کے تبرکات کا اسلام میں کیا مرتبہ ہے؟ اور سلف صالحین نے آثار وتبرکات کا کیسا ادب کیا اور برکات حاصل کیے قیمت ۵ آنے

بذل الجوائز جس میں نماز جنازہ کے بعد دعا کی کامل تحقیق کہ کس ہیات پر بلا کراہت جائز اور کس ہیات سے مکروہ قیمت ۲ آنے

تنزیہ المکانۃ الحیدریہ المعروف

شانِ صدیق و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
امیر المومنین والمسلمین حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کا دامن پاک کبھی نجاست کفر و شرک میں آلودہ نہ ہوا۔ یونہی افضل الخلق بعد الرسل حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کا۔ قیمت ۴ر

تیسیر الماعون
اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ طاعون سے بھاگنا حرام ہے۔ قیمت ۳ آنے۔

تفاسیر الاحکام
فدیہ نماز و روزہ کتنا ہونا چاہیئے۔ آج کل کے رائج وزن سے ان کی تحقیق اور فدیہ کے متعلق ضروری امور کی تحقیق۔ قیمت صرف ۳ آنے

جمع القرآن
اس میں اس امر کی تحقیق ہے کہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے؟ قیمت صرف ۲ آنے۔

حدائق بخشش سائز کلاں۔
جدید الطبع۔ اعلیٰحضرت کا نعتیہ دیوان درباره علم غیب وغیرہ حصہ اول عہ ر دوم ۱۲ار سوم عہ ر خورد ۱۲ ر حصہ اول۔ دوم ۱۲ار سوم عہ ر

خیر الآمال
دنیا کمانے یا دستِ سوال دراز کرنے کے متعلق۔ اگر رہنمایانِ ملت کی رائیں معلوم کرنا ہوں۔ تو اس رسالہ کو ضرور حاصل کریں۔ قیمت ۳ر

دَرْءُ القبح عن درك وقت الصبح
اس رسالہ میں وقت صبح کے پہچاننے کا نفیس بیان ہے۔ قیمت ۲ ر

سبل الاصفیاء لذبح الاولیاء
اس رسالہ مبارکہ میں تحقیق مسئلۂ ذبیحہ اور وہابیہ کا رد خیالات قبیحہ ہے۔ قیمت ۲ر

سبحٰن السبوح
سچے خدا کو جھوٹ کا عیب لگانے والے تمام وہابیہ، دیوبندیہ وغیرہ مقلدین سب کے عقیدہ خبیثہ، امکانِ کذب و تورع دروغ خدا کا بیتال رد و ابطال۔ ان کے شبہات واہیہ باطلہ و اوہام عاطلہ کا رفع و ازہاق بروجہ کمال ان پر ان کی حماقتوں و قباحتوں خباثتوں وغیرہ کو واضح و آشکارا کرنے والے چھ رسالے قیمت ڈیڑھ روپے آٹھ آنے

شفاء الوالہ
ہر جاندار کی تصویر بنانا

گناہ ہے خصوصاً معظمانِ دین کی تصاویر بنانا زیادہ موجب گناہ ہے اسکی تحقیق کہ روضۂ انور کے قریب قبور حضرات شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کس طرح واقع ہیں قیمت صرف ۲ آنے

صفائح اللجین جس میں دونو ہاتھوں سے مصافحہ کا اثبات اور غیر مقلدین کا افحام واسکات اور ان کی سفاہات وجہالت اور اصول وہابیت کی بطالات وضلالات کا بیان ہے قیمت صرف ۸ آنے

صلوٰۃ الصفاء حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور الٰہی سے پیدا ہونے کی نفیس تحقیق قیمت ۴ر

عرفانِ شریعت حصہ اوّل ۔ اعلیحضرت کے ایک سو بارہ نفیس فتوے قیمت ۵ آنے ؛

عرفانِ شریعت حصہ دوم اعلیحضرت قبلہ کے ایک سو بارہ نفیس فتاوے کا مجموعہ۔ قیمت ۶ آنے ؛

نقدہ شہنشاہ جس میں اس امر کی تحقیق کامل فرمائی گئی ہے۔ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہنشاہ کہہ سکتے ہیں۔ پھر اس کا اطلاق ذات سرور کائنات علیہ افضل الصلاۃ واکمل التحیات پر بطریق اولیٰ ہو سکتا ہے۔ اور قلب قلوب کی قدرت اس نے اپنے برگزیدہ بندوں کو بھی عطا فرمائی ہے۔ قیمت ۸ آنے ؛

کفل الفقیہ الفاہم نوٹ کے متعلق سب مسائل۔ اس کتاب کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے سُود چھوٹ جائے گا۔ اس میں وہ شرعی صورتیں بتائی ہیں کہ نفع خاطر خواہ لو اور سُود نہ ہو۔ بڑا بدنصیب ہوگا وہ جو اس کے بعد بھی سود لینے کا نام لے۔ قیمت ۳ روپے

کشف حقائق۔ تصوف کے اشعار کی شرح نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں ہے۔ قیمت ۲ آنے

مسائل سماع مروجہ قوالی گانے پر اعلیحضرت کا مدلل فیصلہ۔ قیمت ۵ آنے

مشعلة الارشاد لڑکی لڑکے کے اپنے والدین پر کیا کیا حقوق ہیں اور والدین

کو اولاد سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔
قیمت ۲ آنے ۔

خروج النجا لخروج النساء اس میں پردہ عورات و محارم کے احکام درج ہیں۔ قیمت صرف ۲ آنے ۔

نزولِ آیاتِ فرقان۔ یہ غلط ہے کہ زمین و آسمان چکر میں ہیں۔ وہ تو نہیں ان کے چکر کے قائل بلکہ انسان چکر میں ہیں۔ اس کے بیان میں یہ کتاب بے نظیر ہے۔ قیمت صرف ۴ آنے ۔

نہج السّلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامۃ یہ کتاب نافع اوہامِ مخالفین کا دافعہ خیالاتِ خام وہابیہ کا نافیہ مریض قلبوں کے لئے شافیہ اطمینانِ قلبِ اہلِ سنت کے لئے کافیہ دربارہ ثبوت استحباب تقبیل الابہامین در اذان و اقامہ قیمت ۳ آنے ۔

وصایا شریف مسلمانوں کے لئے یک انمول دستور العمل کتاب قیمت ۶ ر

وشاح الجید اس میں جواز مصافحہ و معانقہ بعد نماز عیدین کا بیان قیمت ۵ ر

ھادی النّاس شادیوں کے بعض رسوم مروجہ ہند پر شرعی احکام خصوصاً رسم سہرہ کا جواز جس پہ وہابیہ بہت ناز کرتے ہیں۔ قیمت ۴ آنے ۔

سیف المصطفٰے یہ بلند پایہ کتاب مناظرہ کے لئے بہترین رہنما ہے قیمت صرف ایک روپیہ

قہر الدّیان علی مرتد بقادیان مرزا غلام احمد قادیانی کے رد میں قیمت ۳ ر

لمعۃ الضحٰی داڑھی بڑھانے کا وجوب اور منڈانے یا مقدارِ شرع سے کم رکھنے کی حرمت کا بیان قیمت ۸ ر

نفی الفی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے سایہ نہ ہونے کا ثبوت قیمت ۲ آنے

منیر العین اذان میں حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک سن کر انگوٹھے چومنے کا حکم۔ نہایت ہی بے نظیر کتاب ہے قیمت ۸۔ ا

رد الرفضہ رافضی سُنی کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اور نکاح نہ ہونے کا مدلل بیان قیمت ۴ آنے

تجلی الیقین حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱۲ آنے ؛

انوار البشارۃ حج و زیارت کے احکام۔ قیمت ۲ آنے ؛

جلی الصوت لوگوں کا میت کے گھر کھانا کھانا جانتے اور عورتوں کا قبروں پر جانے کا بیان۔ قیمت ۴ آنے ؛

الزمزمۃ القمریۃ یہ شرح قصیدہ غوثیہ ہے۔ قیمت ۸ آنے ؛

السوء والعقاب ردِ قادیانی۔ قیمت ۵ آنے ؛

اتیان الارواح روحوں کا اپنے گھر آنے کا بیان قیمت ۲ آنے ؛

السنیۃ الانیقہ فی فتاوٰی افریقہ۔ افریقہ سے آئے ہوئے ایک سو گیارہ سوالوں کے جوابات قیمت ۱۲ روپے

الہادی الحاجب غائب کے نمازِ جنازہ کی ممانعت۔ قیمت ۲ آنے

اجلی الانوار الرضا اذانِ جمعہ مسجد کے باہر دی جائے قیمت ۳ آنے

الفضل الموھبی غیر مقلدوں کا رد۔ قیمت ۴ آنے ؛

فتاوی رضویہ یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے مطالعہ کے لئے علماء کی آنکھیں بے تاب ہیں۔ یہ مسائل کا خزینہ ہے اور تحقیقات کا گنجینہ۔ جس میں لاکھوں ایسے مسائل جو صدیوں سے زیر بحث تھے ایسی تحقیق سے بیان کئے گئے ہیں کہ کہیں نہ ملیں گے جس کے پاس یہ کتاب ہو وہ مفتی بن سکتا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت مجلد ۱۷ روپے اور بلا جلد ۱۵ روپے ؛

حسام الحرمین شریف و تمہید ایمان بآیاتِ قرآن اردو ترجمہ۔ اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے حکم اور توہین کرنے والوں کی تکفیر میں اکابر حرمین شریفین کے فتوے قیمت ۳ روپے

ملنے کا پتہ

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)

تصانیف
امام اہل سنت مولینا احمد رضا خانصاحب بریلوی
ردالرفضہ
ہدیہ تین آنے
کشف المحجوب
اردو داتا صاحب
۵/-/-
کنز الایمان حاشیہ نور العرفان
قسم اول ۲۵/-/-
الامن والعلی
دو روپے آٹھ آنے
احکام شریعت کامل
تین روپے
الکوکبۃ الشہابیہ
بارہ آنے
الاستمداد
ایک روپیہ آٹھ آنے
الزبدۃ الزکیہ
حرمت سجدہ تعظیم
ایک روپیہ دو آنے
سبحان السبوح
دو روپے آٹھ آنے
کفل الفقیہ الفاہم
تین روپے
الملفوظ اول دوم سوم چہارم
پانچ روپے
اہلاک الوہابیین
آٹھ آنے
حدائق بخشش کامل ۲ حصے
تین روپے
اقامۃ القیامہ
آٹھ آنے
فقہ شہنشاہ
آٹھ آنے
صفائح اللجین
سیف مصطفے
ایک روپیہ
وصایا شریف
چھ آنے
گیارہ آنے
ملنے کا پتہ
نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور
مسائل سماع چار آنے